عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۱۴ جلد: ۲۲ صفر المظفر ۱۴۴۰ نومبر 2018

مسلسل اشاعت کے ۵۵ سال

خاتم النبیینؐ کے حسن اخلاق کے چند نمونے

عاطف میاں قادیانی کی برطرفی پر سوالات کا تجزیہ

برصغیر میں اولیائے کرام کا کردار

پاکستانی جامعات میں ختم نبوت ورد قادیانیت پر تحقیقی مقالات

جناب عبدالعزیز بھٹی کا
قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب

حضرت مولانا عبدالکریم پرمٹؒ کا وصال

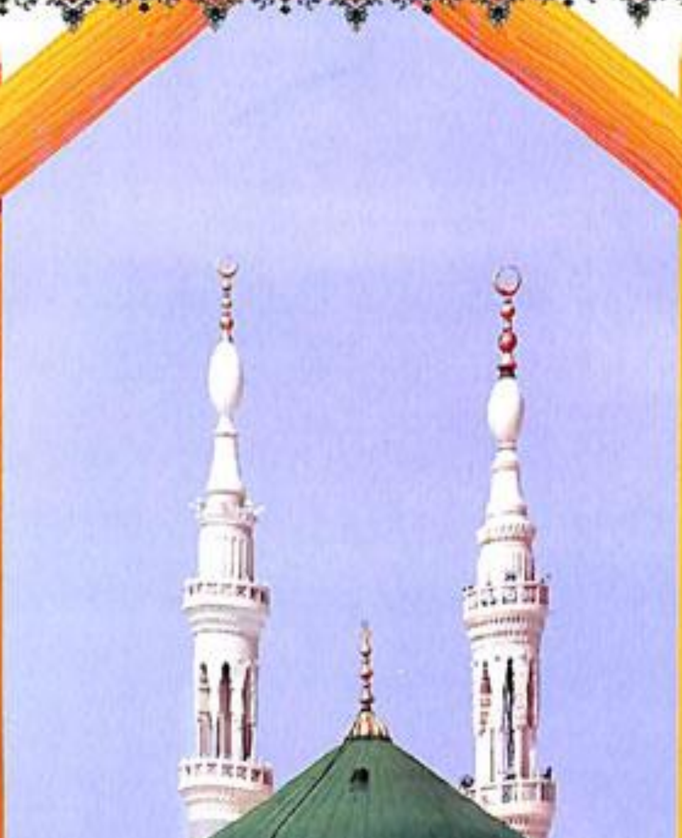

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

ماہنامہ لولاک ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

شمارہ: ۱۴ جلد: ۲۲

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد جلالپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق	

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان فون: 0300-4304277, 061-4783486

کلمۃ الیوم

عاطف میاں قادیانی کی برطرفی پر سوالات کا تجزیہ	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

جوار محمد ﷺ میں رہتے ہیں ہم	مولانا حکیم محمد اختر شاہ رحمہ اللہ	15
خاتم النبیین ﷺ کے حسن اخلاق کے چند نمونے	مولانا محمد احمد بہاولپوری	16
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات (قسط نمبر:10)	مولانا محمد ریاض انور/حافظ عتیق الرحمن	18
نماز......سنت کے مطابق ادا کیجئے	مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ	22
نماز سے فراغت کے بعد پڑھی جانے والی دعائیں	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	29
لعنت زدہ لوگوں کی پہچان	مفتی محمد ثمین اشرف قاسمی	30
برصغیر میں اولیائے کرام کا کردار	مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمہ اللہ	31

شخصیات

خطیب پاکستان......مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہ اللہ	جناب جانباز مرزا رحمہ اللہ	34
حضرت مولانا عبدالکریم رحمہ اللہ آف پرمٹ کا وصال	مولانا اللہ وسایا	36
جناب ملک محمد فیاض رحمہ اللہ آف سرگودھا کا وصال	// //	36

ردقادیانیت

پاکستانی جامعات میں ختم نبوت وردقادیانیت پر تحقیقی مقالات	پروفیسر حافظ بشیر حسین حامد	38
کیا قرآن کی رو سے بشر کا آسمان پر جانا ناممکن ہے؟	مولانا عبدالحکیم نعمانی	43
جناب عبدالعزیز بھٹی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب	ادارہ	46

متفرقات

تبصرۂ کتب	مولانا محمد وسیم اسلم	50
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	52

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

کلمۃ الیوم

عاطف میاں قادیانی کی برطرفی پر سوالات کا تجزیہ!

عاطف میاں قادیانی کے والدین مسلمان تھے۔ وہ براعظم افریقا کے ایک ملک نائیجیریا میں رہائش پذیر تھے۔ ان کے ہاں ان کی پیدائش ۱۹۷۴ء میں ہوئی۔ ۱۹۹۳ء میں تعلیم کے لئے امریکا گئے تو یونیورسٹی میں ایک جاننے والے شیخ احمد قادیانی نے قادیانیت کی تبلیغ کی۔ ۲۰۰۲ء میں ارتداد اختیار کر کے قادیانیت کا فارم بھر دیا۔ تب سے قادیانی جماعت کی تنظیم ”خدام الاحمدیہ“ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ قادیانی جماعت کے ہیڈ کوارٹر لندن میں قادیانی جماعت کے چیف کے مشیر ہیں۔

آئی۔ ایم۔ ایف نے جس طرح پوری دنیا کے ترقی پذیر ممالک کو قرضوں میں جکڑا ہوا ہے، وہ دنیا کے سامنے ہے۔ ان کے نزدیک عاطف میاں قادیانی پچیس ماہرین اکنامکس میں سے ایک ہیں۔

مصور پاکستان علامہ اقبال ؒ نے فرمایا تھا کہ: ”قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔“ دوسری جگہ علامہ مرحوم نے پنڈت جواہر لعل نہرو کے نام اپنے مکتوب میں فرمایا کہ: ”قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔“ یہودیوں نے سیدنا مسیح علیہ السلام کو شدید طعن و دشنام کا نشانہ بنایا۔ یہی کچھ سیدنا مسیح ابن مریم علیہما السلام کے بارہ میں مرزا قادیانی نے طرز کلام اختیار کیا۔ جس پر اس کی کتب گواہ ہیں۔ نوبل یہودی تھا۔ یہودیوں کے پرائز کے لئے عاطف میاں قادیانی کا نامزد ہونا، قبل ازیں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی بھی اس انعام سے مستفید ہو چکے ہیں۔ آئی۔ ایم۔ ایف پر جس طرح یہودی چھائے ہوئے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ ان حالات میں جناب عمران خان صاحب نے ۱۳؍ستمبر ۲۰۱۴ء کو اپنے دھرنا کے دوران عاطف میاں قادیانی کو وزیر خزانہ بنانے کا مژدہ سنایا۔ جب اس پر شدید احتجاج ہوا تو جناب عمران خان صاحب نے فرمایا کہ اس کے قادیانی ہونے کا مجھے علم نہ تھا۔ چنانچہ انہوں نے وزیر بنانے کے اعلان سے یوٹرن لے لیا۔

اب وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان صاحب کے عاطف میاں قادیانی کو ایڈوائزری کونسل کا رکن نامزد کرنے سے اس بحث نے شدت اختیار کر لی۔ اللہ رب العزت نے کرم کیا کہ ۷؍ستمبر ۲۰۱۸ء کو عاطف میاں قادیانی سے استعفیٰ لے لیا گیا۔ لیکن ان کی تقرری سے استعفیٰ تک مخالف وموافق حضرات نے اس بحث میں بہت سارے سوالات اٹھائے۔ آج کی مجلس میں ان سوالات کا تجزیہ پیش کرنا مقصود ہے۔

سوال نمبر۱: یہ کیا گیا کہ ”عاطف میاں قادیانی کی تقرری سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بانی

پاکستان جناب محمد علی جناح نے بھی تو ظفر اللہ قادیانی کو اپنی کابینہ میں لیا تھا۔“ تو پھر عاطف میاں قادیانی کی تقرری پر اتنا احتجاج کیوں؟

جواباً گزارش یہ ہے: پہلی بات تو یہ ہے کہ عاطف میاں قادیانی کی حمایت کرنے والے ہمارے قابل احترام رہنما بہت سے حقائق کو یہاں نظر انداز کر رہے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ جناب ظفر اللہ خان کو میاں سر فضل حسین کی جگہ انگریز وائسرائے ہند نے اپنی کونسل میں لیا۔ اس کے لئے ظفر اللہ خان کا نام سر فضل حسین نے دیا تھا۔ جب سر فضل حسین صاحب سے سوال ہوا کہ آپ نے ان کا نام کیوں دیا تو واضح طور پر انہوں نے فرمایا کہ مجھے وائسرائے کی خواہش کا احترام تھا۔ وہ ظفر اللہ صاحب کو اپنی کونسل میں لینا چاہتے تھے۔ اس لئے میں نے ایسا نام دیا، جس سے وائسرائے ہند خوش ہو جائیں۔ قیام پاکستان کے وقت جو معروضی حالات تھے، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ کسی قادیانی کو کابینہ میں لینے کا یہ پہلا تجربہ تھا۔ لیکن یہ کیوں صرف نظر کر دیا جاتا ہے کہ یہی جناب ظفر اللہ قادیانی تھے جنہوں نے جناب بانی پاکستان کے جنازہ کے موقع پر موجود ہونے کے باوجود جنازہ پڑھنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ: ”مسلمان حکومت کا کافر وزیر یا کافر حکومت کا مسلمان وزیر ہوں۔“ ظاہر ہے کہ وہ خود کو غیر مسلم نہیں فرما رہے تھے۔ پوری مملکت اسلامی پاکستان کو اس نے غیر مسلم اسٹیٹ بنا دیا۔ مزید کفر کی زناری بھی دیکھئے کہ ۱۹۵۲ء میں جہانگیر پارک کراچی کے قادیانی جلسہ میں جانے سے پاکستان کے وزیراعظم خواجہ ناظم الدین نے اس ظفر اللہ قادیانی کو روکا تو ظفر اللہ خان نے صاف کہہ دیا کہ: میں پاکستان کی وزارت خارجہ چھوڑ دوں گا، اپنی جماعت کے جلسہ کی شرکت ترک نہیں کر سکتا۔ پاکستان کے ممتاز صحافی جناب مجید نظامی باہر کے دورہ پر گئے۔ واپس آ کر پاکستان میں پہلا بیان یہ دیا کہ بیرون کے پاکستانی سفارتخانوں کو ظفر اللہ نے قادیانیت کی تبلیغ کے مراکز بنا دیئے ہیں۔

یہی وہ نکتہ ہے جس سے ساری بحث کو سلجھایا جا سکتا ہے کہ تمام قادیانی اپنے عقیدہ کے مطابق پہلے قادیانی جماعت کے وفادار ہوتے ہیں، پھر وہ کسی ملازمت سے مخلص ہوں گے۔ اس وقت پوری قادیانی جماعت نے پاکستان کے آئین میں طے شدہ اپنی حیثیت کو تسلیم نہ کر کے آئین پاکستان سے بغاوت کا طرز اپنا رکھا ہے۔ ایک ایسے آئین پاکستان کے باغی گروہ کو جس کی تمام تر ہمدردیاں یہودیوں اور مغربی دنیا کے ساتھ ہوں۔ جو پہلے اپنی جماعت کے وفادار ہوں۔ پاکستان کے آئین سے بغاوت کر کے پاکستان کو پوری دنیا میں بدنام کر رہا ہو اور مغربی دنیا کے مختلف ممالک سے پاکستان کی اقتصادی ناکہ بندی کرائی جارہی ہو جس کے پیچھے واضح طور پر قادیانی لابی کام کر رہی ہے۔ جہاں واشنگٹن سے لندن تک، اسرائیل سے آئی۔ایم۔ایف تک ہر جگہ قادیانی کاوش پاکستان کو مشکلات میں ڈال رہی ہو۔ جیسا کہ جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا یہ انٹرویو ریکارڈ کا حصہ ہے کہ پاکستان کے ایٹمی راز امریکہ تک قادیانی جماعت نے پہنچائے۔ ان

تمام تر امور کو نظرانداز کر کے آئی ایم ایف کے ممدوح کو ایڈوائزری کونسل میں لینا عقل ودانش اور حالات وواقعات کی رو سے ناقابل فہم تھا۔

سوال نمبر۲: ’’اقتصادی کونسل سے عاطف میاں قادیانی کا استعفیٰ لینا، حکومت کے اس اقدام سے لوگوں کے دل ٹوٹ گئے، پاکستان کا امیج دنیا میں خراب ہوگیا۔ ایسے کمزور اور ناقص فیصلہ سے پرانا پاکستان بہتر تھا۔‘‘

اس سلسلہ میں جواباً گزارش ہے کہ عاطف میاں قادیانی کے استعفیٰ سے کن لوگوں کے دل ٹوٹے؟ آیا ان لوگوں کے جو پاکستان کے اسلامی تشخص کے حق میں نہیں، جو پاکستان کو ایک سیکولر اسٹیٹ بنانا چاہتے ہیں۔ جو ناچ گانا، میراتھن ریس، مادر پدر آزاد مغربی دنیا کا یہاں معاشرہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں جنس پرستی ایسے افعال کی قانونی اجازت ہو کہ مرد مرد سے، عورت عورت سے شادی کر سکے۔ مسلم وغیر مسلم کا کوئی امتیاز نہ ہو تو حکومت پاکستان کا عاطف میاں قادیانی سے استعفاء لینا اس ذہنیت کے حضرات کے لئے یقیناً گراں ہوگا۔ لیکن اگر پاکستان ایک نظریاتی آزاد مملکت ہے اور آئین میں اسلام کو سٹیٹ کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا ہے۔ اس ترقی پذیر اسلامی مملکت کو آئی ایم ایف کے چنگل سے اپنی جان کو بچانا اور چھڑانا ہے تو پھر عاطف میاں قادیانی کے استعفاء کا فیصلہ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ دنیا کو کیا ہوگیا کہ آئی ایم ایف کی فہرست جس میں پچیس ممتاز ماہرین معاشیات کے نام ہیں، اس میں تو عاطف میاں قادیانی کا نام ہے، جس سے ان کی وابستگی آئی ایم ایف سے روز روشن کی طرح واضح ہے۔ لیکن وہ سو افراد کی فہرست جو معاشیات میں پوری دنیا کے ماہر مانے جاتے ہیں، ان میں عاطف میاں قادیانی کا کہیں دور دور تک نام تو در کنار نشان تک بھی نہیں ملتا۔ کیا پھر یہ واضح نہیں ہو جاتا کہ پچیس افراد کی فہرست آئی ایم ایف کے مہروں کی فہرست سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔

جناب ایم ایم ادیب نے خوب فرمایا کہ: ’’کیا پاک وطن میں ماہرین اقتصادیات ومعاشیات کا قحط پڑ گیا ہے۔‘‘ اگر نہیں اور بالکل نہیں تو محب وطن ماہرین اقتصادیات کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ آئی ایم ایف کے منظور نظر افراد کو نظرانداز کرنا چاہئے۔ اس سے پاکستان کا امیج خراب نہیں ہوگا، بلکہ اس سے پاکستانی قوم کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا حوصلہ ملے گا۔ سامراجی طاقتوں کے اقتصادی جال سے باہر آزاد ماحول میں ہم سانس بھی لے سکیں گے۔ لہٰذا عاطف میاں قادیانی سے جان چھڑانے سے پاکستان کو آزاد فضا میں سانس لینے کی راہ ہموار ہوئی ہے۔ یہ ناقص یا کمزور فیصلہ نہیں بلکہ بڑی جرأت وبہادری اور حوصلہ مندی وثبات قدمی کا فیصلہ ہے۔ اس پر واویلا کرنا، ان بیمار ذہنوں کی اختراع ہے جو پاکستان کو آئی ایم ایف کے چنگل میں رکھنے کے آرزومند ہیں۔

سوال نمبر۳: یہ کیا گیا کہ: ’’عاطف میاں قادیانی سے استعفاء لینا افسوس ناک ہے۔ کیونکہ قائداعظم محمد علی جناح کے پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق غصب کر لئے گئے ہیں۔‘‘

اس سلسلہ میں صرف یہ عرض کر دینا کافی ہوگا کہ اسلام آباد ہائی کورٹ میں عاطف میاں قادیانی کی تقرری کے خلاف رٹ دائر ہوئی۔ عدالت نے رٹ پٹیشنر کے وکیل سے سوال کیا کہ: اقلیتوں کو ایڈوائزری کونسل میں لینے سے قانون کی کیسے خلاف ورزی ہوئی؟ وکیل صاحب نے جواب میں کہا کہ: عاطف میاں قادیانی ڈکلریشن دے دیں کہ پاکستان کے آئین کی رو سے ہم تمام قادیانی غیر مسلم ہیں۔ اگر وہ یہ ڈیکلریشن نہیں دیتے تو وہ آئین پاکستان کو تسلیم نہیں کرتے اور ظاہر ہے کہ مملکت کے آئین سے انحراف کرنے والے کی اس مملکت میں پذیرائی کو کیسے درست اقدام قرار دیا جاسکتا ہے؟

یہ سوال اٹھانے والے حضرات کیوں بھول جاتے ہیں کہ پاکستان میں تمام اقلیتوں کو دوہرے ووٹ کا حق دیا گیا۔ آج تک کوئی مرکزی یا صوبائی کابینہ پاکستان کی تاریخ میں نہیں بنی، جس میں اقلیتوں کے وزراء نہ لئے گئے ہوں، تو پھر یہ کہنا کہ اقلیتوں کے حقوق غصب ہوگئے۔ یہ صرف قادیانی راگ ہے جو وہ پاکستان کے خلاف پوری دنیا میں الاپ رہے ہیں۔ معترضین حضرات کو سوچنا چاہئے کہ اس وقت بھی کراچی سے خیبر تک ہزاروں مسیحی، ہندو، حتیٰ کہ قادیانی بھی پاکستان کی سرکاری ملازمتوں پر فائز ہیں اور آبادی کے تناسب سے بھی زیادہ فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ قادیانی حضرات کا یہ پروپیگنڈا کہ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق غصب ہورہے ہیں۔ پاکستان دشمنی کا شاخسانہ ہے، ان سے متاثر ہوکر ایسے سوالات اٹھانا یا مفروضے گھڑنا، پاکستان میں انارکی پھیلانے کے مترادف ہے۔ اس سے اجتناب حب الوطنی کا تقاضا ہے۔

سوال نمبر۴: یہ کہ ’’آنحضرت ﷺ کے زمانہ حیات میں ایسے واقعات ملتے ہیں کہ کفار اور مشرکین سے فنی مہارت حاصل کی گئی۔ صحابہ کرامؓ کے دور میں بھی ایسے واقعات ملتے ہیں۔ اب قادیانی غیر مسلم ہیں تو ان سے فنی مدد کیوں نہیں لی جاسکتی۔‘‘

جواباً عرض ہے۔ یہ تو تسلیم ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے جنگ بدر کے ایسے قیدی جو فدیہ نہیں دے سکتے تھے اور پڑھے لکھے تھے، ان کو کہا کہ: آپ فدیہ کی رقم کے بدلہ میں صحابہ کرامؓ کو پڑھنا لکھنا سکھا دیں۔ جب ایسے ہو جائے گا تو تمہیں آزاد کر دیا جائے گا۔ اس جیسے واقعات سے ثابت ہوا کہ غیر مسلم لوگوں سے فنی خدمات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ لیکن یہاں بھی چند امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ کفار یا مشرکین کی ایک قسم وہ ہے جو ظاہر وباہر کافر ومشرک ہے۔ جیسے بدر کے قیدی۔ ان کی فنی مہارت سے فائدہ اٹھایا گیا۔ اب بھی یہودی، مسیحی، ہندو، سکھ یا دیگر اس قسم کے لوگوں کی فنی مہارت سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اور پاکستان بھر میں اٹھایا جارہا ہے۔ البتہ ریاست مدینہ میں ایک اور خطرناک صورت جب یہ پیدا ہوگئی کہ مدینہ طیبہ کے بعض

لوگ دلوں میں کفر رکھتے تھے اور بظاہر خود کو مسلمانوں میں شمار کرتے تھے۔ ان کے بعض کام مسلمانوں کی شناخت کو مجروح کرنے یا دھوکہ دہی کا باعث بنے تو اس فتنہ کو قانون کی حکمرانی کی رٹ قائم کرنے کے لئے دبا دیا گیا۔ جیسے انہوں نے مسجد ضرار مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے بنائی تو اسے نہ صرف مسمار کیا گیا بلکہ اسے خاکستر بھی کیا گیا۔ اب آیئے اس طبقہ کی طرف جن سے ہمیں پالا پڑا ہے کہ وہ بھی غیرمسلم ہیں۔ لیکن خود کو مسلمان کہتے ہیں اور مسلمانوں کو غیرمسلم کہتے ہیں۔ کیا یہ واقعہ نہیں کہ تمام قادیانی بشمول عاطف میاں قادیانی کے وہ قادیانیت کو اسلام کہتے ہیں۔ قادیانی ہوکر اسلام کا ٹائٹل استعمال کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے تشخص کو مجروح کرنا، اسلام کے تشخص کو برباد کرنا، اپنے کفر کو اسلام کے نام پر پیش کرنا، یہ وہ قادیانی جرائم ہیں جن کے باعث ان کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے غیرمسلم اقلیت قرار دیا۔ اگر وہ اپنے متعلق قومی اسمبلی کے آئینی فیصلہ کو جس کی سپریم کورٹ کے درجنوں فیصلوں کے ذریعہ توثیق ہوچکی ہے، اس کے مطابق اپنی آئینی حیثیت تسلیم کر لیتے تو تمام تنازعات یکسر ختم ہوجاتے۔ لیکن قادیانی حضرات نے آئینی حیثیت کو تسلیم کرنا تو درکنار، اس کے خلاف الٹا محاذ بنالیا ہے اور دن رات مسلمانوں، اسلام اور پاکستان کے اس آئینی فیصلہ کے خلاف محاذ آرائی میں مگن ہیں۔ گویا ان کے نزدیک دنیا میں اور کوئی کام ہی نہیں۔

ہاں! اگر قادیانی عقیدہ کے حاملین کو چھٹی دے دی جائے کہ وہ خود کو مسلمان اور مسلمانوں کو غیرمسلم کہیں تو پھر سب اچھا ہوگا۔ اسی مقصد براری کے لئے امریکہ اور اقوام متحدہ سے ہمیں واچ لسٹ پر ڈالا جاتا ہے۔ امداد کے لئے شرط عائد کی جاتی ہے کہ قادیانیوں کو مسلمان سمجھا جائے۔ گویا قادیانیوں کو حق دیا جائے کہ وہ دنیا کے دوارب مسلمانوں کو مرزا قادیانی کو نہ ماننے کی وجہ سے کافر قرار دیں۔ قادیانی عقیدہ کے مطابق چندلاکھ قادیانیوں کے علاوہ باقی دنیا میں کوئی مسلمان نہیں۔ گویا مسلم دنیا کی بربادی میں قادیانیت کی ترقی کا راز مضمر ہے۔

قادیانی مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں؟ اور ان کے بارہ میں ان کے کیا عقائد ہیں، اس کو جاننے کے لئے چند قادیانی حوالہ جات اور ان کے نتائج پر نظر ڈالتے ہیں:

۱...... ’’حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم ﷺ قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان (مسلمانوں) سے اختلاف ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ خلیفہ قادیان مندرجہ الفضل، ج۱۹، نمبر۱۳، مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء)

۲...... ’’اس کے بعد حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے صاف حکم دیا کہ غیراحمدیوں کے

ساتھ ہمارے کوئی تعلقات ان کی غمی اور شادی کے معاملات میں نہ ہوں جب ان کے غم میں ہم نے شامل ہی نہیں ہونا تو پھر جنازہ کیسا۔“ (اخبار الفضل قادیان ج۳، نمبر۱۲۰ مورخہ ۱۸رجون ۱۹۱۴ء)

۳...... ”خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا ص۶۰۷، طبع۴)

۴...... ”جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔“ (مجموعہ اشتہارات ص۲۷۵، ج۳)

۵...... ”کل جو مسلمان حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔“

(آئینہ صداقت ص۳۵ مصنفہ خلیفہ قادیان)

۶...... ”یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہے...... کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ بتاؤ کہ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے لانفرق بین احد من رسلہ لیکن حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔“ (تیخ المصلی ۲۷۴، ۲۷۵ مولفہ محمد فضل خان قادیانی)

۷...... ”ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“ (کلمۃ الفصل مصنفہ بشیر احمد قادیانی ص۱۱۰)

۸...... ”ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔“ (انوار خلافت ۹۰)

۹...... ”(میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے) فرمایا جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا۔“

(خلیفہ قادیان مندرجہ الفضل قادیان ج۱۰، نمبر۳۲، ص۶ مورخہ ۲۳راکتوبر ۱۹۲۲ء)

۱۰...... ”پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔“ (مرزا بشیر احمد پسر مرزا قادیانی کلمۃ الفصل ص۱۵۸)

ان دس قادیانی حوالہ جات سے یہ دس باتیں ثابت ہوئیں کہ:

۱...... قادیانیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ذات، حضور سرور کائنات ﷺ کی ذات، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ میں ان کو مسلمانوں سے اختلاف ہے۔
۲...... قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں کی شادی، غمی، جنازہ، میں شرکت جائز نہیں۔
۳...... قادیانیوں کے نزدیک تمام مسلمان جو مرزا کو نبی نہیں مانتے سب نان مسلم ہیں۔
۴...... مرزا کو نہ ماننے والا جہنمی ہے۔
۵...... مرزا کو نہ ماننے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے
۶...... قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں سے اختلاف فروعی نہیں اصولی ہے۔
۷...... قادیانیوں کے نزدیک مرزا کو نہ ماننے والا صرف کافر نہیں بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
۸...... قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں کو مسلمان نہ سمجھنا فرض ہے۔
۹...... مسلمانوں کا نماز جنازہ حتیٰ کہ مسلمانوں کے بچوں کا بھی جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ظفر اللہ قادیانی نے قائداعظم ؒ بانی پاکستان کا نماز جنازہ نہیں پڑھا تھا۔
۱۰...... مرزا قادیانی معاذ اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان مزید دس نکات بھی لائق توجہ ہیں:

۱...... مسلمانوں کے نزدیک حضور سرور کائنات ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں قادیانیوں کے نزدیک حضور سرور کائنات ﷺ کے بعد مرزا قادیانی بھی اللہ کا رسول اور نبی تھا۔
۲...... مسلمانوں کے نزدیک رحمت عالم ﷺ کو ایمان کی حالت میں دیکھنے والے صحابہ کرام ؓ ہیں جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کے زمانہ میں اس کو قبول کرنے والے بھی صحابی ہیں۔
۳...... مسلمانوں کے نزدیک رحمت عالم ﷺ کا خاندان اہل بیت ؓ ہے۔ جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کا خاندان بھی اہل بیت ہے۔
۴...... مسلمانوں کے نزدیک رحمت عالم ﷺ کی ازواج امہات المؤمنین ؓ ہیں جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کی بیوی بھی ام المؤمنین ہے۔
۵...... مسلمانوں کے نزدیک مدینہ منورہ میں جنت البقیع کا قبرستان مقدس ہے۔ قادیانیوں کے نزدیک قادیان کا بہشتی مقبرہ بھی مقدس ہے۔
۶...... مسلمانوں کے نزدیک حضور سرور کائنات ﷺ کو نہ ماننے والا مسلمان نہیں۔ قادیانیوں کے نزدیک عالم اسلام کے کل مسلمان جو حضور ﷺ کو مانتے ہیں یہ سب مرزا قادیانی کو نہ ماننے کی وجہ سے کافر ہیں۔

۷...... مسلمانوں کے نزدیک آخرت کی نجات رحمت عالم ﷺ کی ذات اقدس کی تصدیق واتباع میں منحصر ہے۔ جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزاقادیانی کو مانے بغیر آخرت کی نجات ممکن نہیں۔

۸...... مسلمانوں کے نزدیک مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ قابل احترام ہیں۔ جب کہ مرزاقادیانی کا بیٹا مرزامحمود دوسرا قادیانی خلیفہ کہتا ہے کہ مکہ مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہوگیا ہے اب اسلام اور روحانیت مرزاقادیانی سے وابستہ ہے اور وہ برکات قادیان میں ہیں۔

۹...... مسلمانوں کے نزدیک قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ہے۔ جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزاقادیانی پر بھی کلام اللہ نازل ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ہے۔

۱۰...... مسلمانوں کے نزدیک حدیث رسول اللہ ﷺ مشعل راہ ہے۔ جب کہ قادیانیوں کے نزدیک جو حدیث رسول اللہ ﷺ، مرزاقادیانی کے کلام کے خلاف ہے وہ ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کے لائق ہے۔

ان حقائق کے ہوتے ہوئے کیا قادیانیوں کو یہ حق دے دیا جائے کہ وہ اپنی آئینی حیثیت نہ مان کر قانون شکنی کے مرتکب ہونے کے باوجود وہ مسلمانوں کے سروں پر مسلط رہیں۔ عیسائی، ہندو، سکھ ان سب کا مسلمانوں سے یہ تنازعہ نہیں کہ مسیحی، ہندو، سکھ غیرمسلم ہونے کے باوجود خود کو مسلمان کلیم کر کے مسلمانوں کے درپے آزار یا قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوں۔ مگر قادیانیوں کے طرز عمل نے یہ صورتحال پیدا کر دی ہے کہ جس سے مسائل جنم لے رہے ہیں۔ ان کا تدارک صرف اور صرف یہ ہے کہ ان کو قانون کا پابند کیا جائے۔ پاکستان میں واحد قادیانی جماعت ہے جس نے اپنی عدالتیں قائم کر رکھی ہیں۔ اپنے فیصلہ، ان کی اپیل، پھر ان پر اپیل در اپیل کا پورا عدالتی سسٹم قائم کر رکھا ہے۔ اپنے اسٹام پیپر شائع کرتے ہیں۔ عدالتی طریقہ کار پر اپنے سمن جاری کرتے ہیں۔ ان کی عدالتوں میں باقاعدہ وکیل پیش ہوتے ہیں۔ پیشیاں پڑتی ہیں۔ فیصلے ہوتے ہیں۔ اگر ملک میں کسی اور جماعت یا ادارہ نے یہ سسٹم جاری کیا ہوتا تو طوفان کھڑا ہو جاتا کہ اسٹیٹ کے اندر اسٹیٹ کا سسٹم ناقابل برداشت ہے۔ ان کے مرتکب کو قانون کا پابند بنایا جاتا بلکہ دیدۂ عبرت بھی، مگر قادیانی ایک ایسی القلیلی اقلیت ہے کہ ان کی اس حرکت پر کوئی ملکی ادارہ قانون کی رٹ قائم کرنے اور قانون کی حکمرانی کی بات نہیں کرتا۔ اگر کبھی ان کے خلاف کوئی آواز اٹھے تو ہمارے نامور صحافی فرماتے ہیں کہ کیا قادیانیوں کو جینے کا حق نہیں؟ ان بندگان خدا سے کوئی پوچھے کہ کوئی مطالبہ کرے کہ چوری کو روکو، ڈاکہ کو روکو، دوسرا استائش باہمی کا ممبر کھڑا ہو جائے کہ کیا چوروں کو ڈاکوؤں کو زندہ رہنے کا حق نہیں؟ تو ایسے عقلمند آدمی کو کیا کہا جائے؟

جناب! چور کو زندہ رہنے کا حق حاصل ہے مگر اس کے لئے چوری اور ڈاکے کا لائسنس تو جاری نہیں

کیا جاسکتا۔ہم کہتے ہیں کہ قادیانیوں کو قانون کا پابند بنایا جائے۔کیا دنیا میں انصاف نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی کہ ہمارے معزز مسلمان صحافی بھائی بھی قادیانیوں کی حمایت میں دوسرے لفظوں میں ایک قانون شکن جماعت کی حوصلہ افزائی کے درپے ہوجاتے ہیں۔

سوال نمبر۵:’’جناب بھٹو صاحب کے متعلق عدالتی فیصلہ پیپلز پارٹی، جناب نواز شریف صاحب کے متعلق عدالتی فیصلہ مسلم لیگ تسلیم نہیں کرتی۔اگر قادیانی اپنے متعلق فیصلہ کو نہیں مانتے تو اس پر شدید ردعمل کیوں؟‘‘

جواباً گزارش ہے کہ عدالتی فیصلہ پر جائز تنقید کی قانون اجازت دیتا ہے۔عدالتی فیصلہ سے رائے کا اختلاف ممکن ہے۔لیکن عدالت کی توہین کی اجازت کوئی قانون نہیں دیتا۔اگر عدالتی فیصلہ کی بنیاد پر کوئی توہین کرے تو اس پر توہین عدالت کا کیس لاگو ہوگا۔ہاں! اگر کوئی شخص آئین پاکستان سے انحراف کرتا ہے تو اس پر بغاوت کا کیس درج ہوگا۔توہین عدالت اور بغاوت کے کیس میں جتنا فرق ہے، فیصلوں سے اختلاف کا اظہار اور قانون سے بغاوت میں اتنا بلکہ اس سے بھی زیادہ فرق ہے۔کیا دنیا کے کسی ملک کا کوئی قانون یا کوئی حکومت، قانون شکن لوگوں کو قانون شکنی اور بغاوت کی اجازت دیتی ہے؟ اگر نہیں تو پھر یہاں وہ پہلو کیوں فراموش کردیا جاتا ہے۔

سوال نمبر۶:’’عاطف میاں قادیانی کے مکہ یونیورسٹی میں اقتصادیات پر بیانات ہوئے۔قادیانی حضرات کلپس چلارہے ہیں کہ وہ مکہ میں مسلمان ہے تو پاکستان میں کیوں نہیں۔‘‘

جواباً گزارش کہ پاکستانی حکومت اور پاکستان کے قانون سے زیادہ سعودی حکومت اور اس کا قانون حساس ہے۔دنیا جانتی ہے کہ قادیانیوں کا دوسرے کافروں کی طرح حرمین شریفین میں داخلہ بند ہے۔اگر لاعلمی میں ایسے ہوا تو اس سے استدلال میں جتنا وزن ہوسکتا ہے، اس سے کوئی ہوشمند بے خبر نہیں۔

سوال نمبر۷: عقائد کی وجہ سے نفرت کیوں؟

جواباً گزارش کہ ہمیں مرض سے نفرت ہے۔مریض سے نفرت نہیں۔مریض سے تو ہم دلی ہمدردی رکھتے ہیں۔قادیانیت جس کا عقیدہ ہے کہ مرزاغلام احمد قادیانی بھی محمد رسول اللہ ہے۔(معاذ اللہ) قادیانی تعلیمات کے مطابق سیدنا مسیح ابن مریم علیہ السلام کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے کچھ نہ تھا۔(معاذ اللہ) کیا ان عقائد سے کوئی مسلمان محبت کرسکتا ہے؟ قادیانیت کی حمایت کرنے والے حضرات کے طرزعمل کو دیکھ کر حیرت کے مارے دماغ شائیں شائیں کرنے لگ جاتا ہے۔افسوس! کہ مسلمان لوگ کیسے ان عقائد رکھنے والوں کی حمایت پر دیدہ دلیری اور سینہ زوری کرتے ہیں۔کاش وہ اپنی ایمانی غیرت اور حب الوطنی کو سامنے رکھتے ہوئے ان کے متعلق سوچتے اور فیصلہ کرتے۔

سوال نمبر۸: ’’عاطف میاں قادیانی ہے۔ کیا قادیانی اس قابل نہیں کہ انہیں پاکستان کی ترقی میں شامل کیا جاسکے؟‘‘

اگر آئی۔ایم۔ایف کی سفارش پر ان کے پسندیدہ شخص کو آپ رکھنا چاہتے ہیں تو آئی۔ایم۔ایف کی نوازشات ’’گیس، تیل، بجلی، کھاد اور ڈالر‘‘ کی مہنگائی کے ساتھ ساتھ عاطف میاں قادیانی کو بھی رکھ لیں تو اس کے جو ہوش ربا، بھیانک نتائج برآمد ہوں گے، اس کے لئے تمام پاکستانی حضرات پھر تیار رہیں۔ میرے بھائیو! سوال اس کے رکھنے کا نہیں۔ بلکہ اس کے نتائج کی ذمہ داری کو قبول کرنے کے حوصلہ کا ہے۔ ایم۔ایم۔احمد قادیانی نے مشرقی پاکستان کو جدا کرنے میں جو کردار ادا کیا۔ وہ کس باخبر آدمی سے مخفی ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے امریکہ کو ایٹمی راز دیئے۔ پاکستان کو لعنتی ملک کہا اور قادیانیوں کے عقیدہ کے مطابق پاکستان کی یہ تقسیم عارضی ہے۔ اکھنڈ بھارت بنے گا۔ قادیانی پاکستان میں اپنی لاشیں امانتاً دفن کرتے ہیں۔ ان تمام باتوں سے کیا سمجھا جائے کہ قادیانی پاکستان اور پاکستانی قوم سے مخلص ہیں؟ ان کے بارہ میں آپ مزید تجربہ کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو کون روک سکتا ہے۔ لیکن ’’آزمودہ را آزمودن خطا است‘‘ جن سیانے لوگوں نے فرمایا اس کو نظرانداز کرنے پر خیر کی توقع فعل عبث اور باعث ندامت ہوگا۔

سوال نمبر۹: ’’اقلیتوں کو تحفظ فراہم کیا جانا چاہئے نہ کہ ملک میں اقلیتوں کے خلاف انتہاء پسندی کی فضا قائم کی جائے۔‘‘

جواباً عرض ہے کہ قادیانیوں کے علاوہ تمام اقلیتیں دل ودماغ کی گہرائیوں سے پاکستان میں خوش ہیں۔ قادیانی بھی آئینی طور پر دیگر اقلیتوں والا طرز عمل اختیار کرلیں تو تمام مذکورہ سوالات اپنی موت آپ مر جائیں گے۔

سوال نمبر۱۰: ’’ملک عزیز پاکستان میں قادیانیوں کے علاوہ اور بہت سی اقلیتیں رہتی ہیں جیسے عیسائی، یہودی، ہندو، سکھ وغیرہ ان دیگر اقلیتوں کے کسی اہم اور کلیدی عہدہ پر فائز ہونے کی وجہ سے آواز خلق بلند نہیں ہوتی۔ احتجاج نہیں ہوتا تو پھر قادیانیوں کے متعلق احتجاج اور شور شرابہ کیوں کیا جاتا ہے۔‘‘

اس سوال کے جواب کے لئے آپ ایک حقیقت کو ذہن میں رکھیں کہ ایک ہندو جب کسی مسلمان سے ملتا ہے تو اس کا مسلمان سے ملتے ہی پہلا تاثر یہ ہوتا ہے کہ میں رام کو ماننے والا ہوں۔ یہ مسلمان، اللہ تعالیٰ کو ماننے والا ہے۔ میں وید کو مانتا ہوں۔ یہ قرآن مجید کو مانتا ہے۔ میں ہندو ہوں یہ مسلمان ہے۔

ایک عیسائی جب کسی مسلمان کو ملتا ہے تو اس کا پہلا تاثر یہ ہوتا ہے کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا امتی ہوں۔ یہ حضور ﷺ کا امتی ہے۔ میں انجیل کو مانتا ہوں اور یہ قرآن مجید کو مانتا ہے۔ میں عیسائی ہوں یہ مسلمان ہے۔

ایک یہودی جب کسی مسلمان کو ملتا ہے اس کا پہلا تأثر یہ ہوتا ہے کہ میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا امتی ہوں۔ یہ حضور ﷺ کا امتی ہے۔ میں تورات کو مانتا ہوں یہ قرآن مجید کو مانتا ہے۔ میں یہودی ہوں یہ مسلمان ہے۔

جب کوئی سکھ مسلمان کو ملتا ہے تو اس کا پہلا تأثر یہ ہوتا ہے کہ میں بابا نانک کا مرید ہوں۔ یہ حضور ﷺ کا غلام ہے۔ میں گرنتھ کو مانتا ہوں۔ یہ قرآن مجید کو مانتا ہے۔ میں سکھ ہوں یہ مسلمان ہے۔

گویا ہندو، عیسائی، یہودی، سکھ نے مسلمانوں کا یہ حق تسلیم کیا کہ حضور ﷺ کو ماننے والے مسلمان ہیں۔ دنیا میں صرف قادیانی ایک ایسا طبقہ ہے کہ جب کوئی قادیانی کسی مسلمان کو ملتا ہے تو قادیانی کا مسلمان کو ملتے ہی پہلا تأثر یہ ہوتا ہے کہ میں مرزا قادیانی کو ماننے والا مسلمان ہوں اور یہ مسلمان جو حضور ﷺ کو آخری نبی ماننے والا (مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ماننے کی وجہ سے) غیر مسلم ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب بھی کوئی اس طرح کا کیس سامنے آتا ہے تو احتجاج شروع ہو جاتا ہے۔ یہ سب قادیانیوں کی پیدا کردہ سوچ ہے۔ سب ان کے کرم کا مرہون منت ہے۔ ان کے کرتوتوں کی سزا، امت محمدیہ ﷺ کو بھگتنا پڑ رہی ہے۔ وہ ایسی فضا نہ بناتے تو آج یہ دن دیکھنا نہ پڑتے۔ یہ سب ان کا کیا دھرا ہے۔ ہر قادیانی قادیانیت کا وکیل ہے۔ کاش مسلمان بھی سوچیں کہ قادیانی آپ کو اپنے عقیدہ کے مطابق کیا سمجھتے ہیں اور آپ ان کے متعلق کیا وکالت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟ مندرجہ بالا سوالات جو سوشل، پرنٹ یا الیکٹرانک میڈیا پر اٹھائے گئے ہیں، ان کے جوابات تو ہو چکے۔ اب ہمارے حضرت مولانا مفتی ابولبابہ شاہ منصور نے جو بات ارشاد فرمائی ہے وہ بھی ملاحظہ فرمالیں:

واہ صادق مسیح

”ویسے تو یہ دنیا عجائبات سے بھری پڑی ہے۔ لیکن ایسے عجائبات بھی دیکھنے پڑیں گے، اس کا تصور بھی نہ کیا تھا۔ نوائے وقت میں ملازم ایک خاکروب (جھاڑو دینے والا) نے یہ کہہ کر استعفاء دے دیا ہے کہ: ”آپ نے جس جماعت کا اشتہار چھاپا ہے اس کا بانی حضرت عیسیٰ اور بی بی مریم علیہما السلام کی بے ادبی کا مرتکب تھا۔ جب کہ میں ان دونوں کی عزت کرتا ہوں۔ میں دو مہینے کی تنخواہ معاف کرتا ہوں۔ لیکن ایسی جگہ کام نہیں کر سکتا جہاں عیسیٰ (علیہ السلام) کی عزت نہ ہو۔“ دوسری طرف شرمناک خبر یہ ہے کہ مشیران اقتصاد میں شامل دو ارکان عاصم اعجاز خواجہ اور ڈاکٹر عمران رسول نے عاطف میاں قادیانی جیسے نااہل اور عالمی ساہوکاروں کے ایجنٹ کو شامل نہ کرنے پر استعفے دے دیئے ہیں۔ ان حضرات کو اپنے ایمان اور انجام کی خیر منانی چاہیے کہ ان کی ہمدردیاں اس شخص کے ساتھ ہیں جس کو غیر مسلم بھی بے ادب اور گستاخ سمجھتے ہیں۔

سمجھ نہیں آتا کہ ان حضرات کو اگر تمام پاکستانی متشدد معلوم ہوتے ہیں تو کیا انہیں تاریخ کا علم بھی نہیں یا وہ پاکستان کے دوست دشمن میں فرق نہیں کر سکتے یا شقاوت نے ان کو گھیر لیا ہے کہ مت ماری گئی یا کوئی آفت ان کی عقل پر آپڑی ہے۔ ہمارے اکابر فرماتے تھے کہ: ’’اگر ہم آقا ﷺ کی نبوت یا حرمت کا تحفظ نہیں کر سکتے تو گلی کا کتا بھی ہم سے بہتر ہے۔‘‘ جو مالک کے جان مال کے تحفظ کی خاطر جان قربان کر دیتا ہے۔ صیہونی مرزائیوں سے وفاداری نبھانے والوں سے تو لاہور کے خاکروب بہتر ہیں جنہیں دنیا ’’چوہڑا‘‘ سمجھتی ہے۔ لیکن ان میں ان نام نہاد مشیروں سے زیادہ غیرت ہے۔‘‘

(مفتی ابولبابہ شاہ منصور، روزنامہ اسلام ملتان، مورخہ ۹؍ستمبر ۲۰۱۸ء)

علاوہ ازیں عاطف میاں قادیانی کے حوالہ سے میڈیا پر یہ بات موجود ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ پاکستان کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ:

۱...... پاکستان کا جوہری صلاحیت کا حامل ہونا ایک جوہری تعیش ہے۔ ایٹم کو ختم کر دینا چاہئے۔

۲...... پاکستان کی فوج میں تخفیف اور فوجی اخراجات میں کمی کی جائے۔

۳...... پاکستان، کشمیر کو ہمیشہ کے لئے بھول جائے۔

اگر عاطف میاں قادیانی کی یہ تین باتیں صحیح تسلیم کر لیں تو پاکستان کا کام تمام ہوا۔ یہ تجاویز پاکستان کے دشمن کی تو ہو سکتی ہیں ایک محب وطن کی نہیں اور ہرگز نہیں۔ اگر یہ صحیح ہیں تو اس کے حامی سوچیں کہ ہم کہاں کھڑے ہیں۔ پاکستان کی حمایت میں یا معاذ اللہ......؟ سچ فرمایا تھا مصور پاکستان علامہ اقبال ﷫ نے کہ: ’’قادیانی ملک و اسلام دونوں کے غدار ہیں۔‘‘ (مکتوبات اقبال)!

جناب حاجی منیر احمد اختر کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حاصل پور کے امیر حاجی منیر احمد اختر کی والدہ ۱۴؍ستمبر ۲۰۱۸ء کو دار الفنا سے دار البقا کو سدھار گئیں۔ مرحومہ انتہائی خوددار، نیک طینت اور مذہبی جذبے سے سرشار خاتون تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابندی اور حرام سے اجتناب ان کی طبیعت ثانیہ بن چکی تھی۔ مرحومہ کی شب وروز دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ نے ان کی اولاد کو دینی اور دنیوی ترقیوں سے نواز رکھا تھا۔ ان کی اولاد میں حافظ وقاری اور عالم موجود ہیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے پڑھائی۔ مولانا محمد اسحاق ساقی نے بھی نماز جنازہ میں شرکت کر کے مرحومین سے تعزیت کی۔ ادارہ لولاک پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ رب العزت مرحومہ کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ آمین!

جوارِ محمد ﷺ میں رہتے ہیں ہم

مولانا حکیم محمد اختر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

زمیں پر مدینہ کی رہتے ہیں ہم
فلک پر مگر ناز کرتے ہیں ہم
نہ پوچھو کہ کیا ہے ہمارا شرف
جوارِ محمدؐ میں رہتے ہیں ہم

کرم ہے یہ مالک کا اے دوستو!
مدینے کی بستی میں بستے ہیں ہم
مدینے کی نسبت ہے قیمت مری
وگرنہ حقیقت میں سستے ہیں ہم

مدینہ میں مرنا مقدر میں ہو
خدا سے یہ بھی دعا کرتے ہیں ہم
یہ نالائقوں پر ہے رب کا کرم
محمدؐ کی نگری میں رہتے ہیں ہم

شفاعت محمدؐ کی بھی ہو نصیب
دعا رات دن یہ بھی کرتے ہیں ہم
مدینے میں ہر سال ہو حاضری
خدا سے یہ فریاد کرتے ہیں ہم

پس اے ساکنانِ مدینہ مجھے
نہ بھولو گزارش یہ کرتے ہیں ہم

اے اختر مرے قلب و جاں ہیں وہاں
مدینے سے گو دور رہتے ہیں ہم

خاتم النّبیینﷺ کے حسن اخلاق کے چند نمونے

مولانا محمد احمد بہاول پوری

’’عن انس قال لم یکن رسول اللہﷺ فاحشا ولا لعانا ولا سبابا کان یوقل عند المعتبة ماله ترب جبینه‘‘ (رواہ البخاری) ﴿حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمﷺ نہ تو فحش گو تھے، نہ لعنت کرنے والے تھے اور نہ بدکلام تھے۔ جس کسی پر آپﷺ کو غصہ آتا تو بس اتنا فرماتے کہ: ’’کیا ہوا اس کو، خاک آلود ہو اس کی پیشانی﴾

’’عن ابی سعید الخدریؓ قال کان النبیﷺ اشد حیاء من العذراء فی خدرھا فاذا رای شیئاً یکرھه عرفناه فی وجھه‘‘ (متفق علیہ) ﴿حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمﷺ پردہ میں رہنے والی لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے۔ جب کوئی خلاف مزاج بات پیش آجاتی تو ہم آپﷺ کے چہرہ مبارک سے آپﷺ کی ناگواری کو محسوس کرلیتے۔﴾

حضور اکرمﷺ قہقہہ کے ساتھ نہیں ہنستے تھے

’’عن عائشة قالت مارأیت النبیﷺ مستجمعا قط ضاحکا حتیٰ اریٰ منه لھواته وانما کان یتبسم‘‘ (رواہ البخاری) ﴿حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریمﷺ کو کبھی اس طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپﷺ کا پورا منہ کھلا ہو اور مجھے آپﷺ کے حلق کا کوا نظر آیا ہو۔ آپﷺ کی ہنسی بس مسکراہٹ تک محدود رہتی تھی۔﴾

ہنسنے کے چند درجات ہیں:

۱…… تبسم: آنحضرتﷺ ہمیشہ تبسم ہی فرماتے تھے۔ یہ آپ کا اکثر معمول ہے۔

۲…… ضحک: آنحضرتﷺ کبھی کبھی ضحک بھی فرماتے تھے جس سے آپﷺ کے نواجذ (کناروں کے دانت) نظر آنے لگتے تھے۔ لیکن یہ معمول نہیں تھا۔

۳…… قہقہہ: آنحضرتﷺ نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا۔

زیر بحث حدیث میں جس ہنسنے کی نفی ہے اس سے مراد قہقہہ ہے۔ کیونکہ حلق صرف قہقہہ کے وقت ہی ظاہر ہوسکتا ہے۔ تبسم اور ضحک میں ظاہر نہیں ہوتا۔

اپنی ذات کے لئے حضور اکرم ﷺ نے کسی سے انتقام نہیں لیا

’’عن عائشۃ قالت ماخیر رسول اللہ ﷺ بین امرین قط الا اخذ ایسرھما مالم یکن اثما فان کان اثما کان ابعد الناس منہ وما انتقم رسول اللہ ﷺ لنفسہ فی شئی قط الا ان ینتھک حرمۃ اللہ فینتقم للہ بھا‘‘ (متفق علیہ) ﴿حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کو جب بھی دو کاموں میں سے ایک کام کو چن لینے کا اختیار دیا جاتا تو آپ ﷺ ہمیشہ اس کو چنتے جو ہلکا اور آسان ہوتا۔ بشرطیکہ وہ گناہ کا موجب نہ ہوتا۔ اگر وہ کام گناہ کا موجب ہوتا تو آپ ﷺ سب سے دور رہنے والے شخص ہوتے۔ آنحضرت ﷺ اپنی ذات کے لئے کبھی کسی بات کا انتقام نہیں لیتے تھے۔ ہاں! اگر کوئی ایسی بات ہوتی جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے تو پھر آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم کے پیش نظر اس کی سزا دیتے تھے۔﴾

اپنے خدام کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کا برتاؤ

’’عن انسؓ قال خدمت رسول اللہ ﷺ وانا ابن ثمان سنین خدمتہ عشر سنین فما لا منی علی شئی قط اتی فیہ یدی فان لا منی لائم من اھلہ قال دعوہ فانہ لو قضی شئی کان (ھذا لفظ المصابیح ورواہ بیہقی فی شعب الایمان مع تغییر یسیر)‘‘ ﴿حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب مجھے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو میری عمر آٹھ سال کی تھی۔ اس وقت سے مسلسل دس سال تک میں آپ ﷺ کی خدمت کے فرائض انجام دیتا رہا۔ اس پورے عرصہ میں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میرے ہاتھ سے کوئی چیز ضائع ہوگئی ہو اور آپ ﷺ نے مجھ کو ملامت کی ہو۔ اگر آنحضرت ﷺ کے اہل بیتؓ میں سے کوئی شخص مجھ کو ملامت کرتا تو آپ ﷺ فرماتے: جانے دو! اس کو ملامت نہ کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ جو بات ہونے والی ہوتی ہے، ضرور ہو کر رہتی ہے۔﴾

ختم نبوت کانفرنس سرائے عالمگیر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد شاہی سرائے عالمگیر ضلع گجرات میں ۳؍اگست ۲۰۱۸ء بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جامعہ حنفیہ تعلیم القرآن کے متعلمین حافظ محمد معاذ نے تلاوت جب کہ مولانا قاری محمد عاطف نے حمد ونعت کا ہدیہ پیش کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ختم نبوت گجرات کے مبلغ مولانا محمد قاسم نے انجام دیئے۔ کانفرنس سے خصوصی بیان حضرت مولانا اللہ وسایا کا ہوا۔ میزبانی کی ذمہ داریاں مولانا گل محمد خطیب جامع مسجد ہذا اور قاری محمد طارق نے نبھائیں۔ اہلیان علاقہ نے بھرپور نمائندگی کی۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات

قسط نمبر: 10

تحقیق: مولانا محمد ریاض انور گجراتی، تلخیص: حافظ عتیق الرحمن

دشمن کی گواہی

خلیفہ مروان جناب سیدنا امام حسنؓ کو بڑا پریشان کرتا تھا۔ بسا اوقات اذیت دینے سے بھی باز نہیں آتا تھا۔ لیکن آپ کا حوصلہ اور برداشت کا مادہ دیکھ کر وہ آپ کا مخالف مروان بھی آپ کے جنازے پر رو پڑا: ”جب سیدنا امام حسنؓ نے وفات پائی تو مروان آپ کے جنازے پر رو پڑا۔ سیدنا امام حسینؓ نے مروان سے فرمایا: اب تو ان پر روتا ہے۔ حالانکہ تو نے تو انہیں سخت تکلیف واذیت دی ہے۔ اس نے جواب دیا میں اس شخص (حضرت امام حسنؓ) سے زیادتی کرتا تھا جو پہاڑ سے بھی زیادہ حلیم تھا۔“ (الصواعق المحرقہ عربی ص۱۳۹)

جناب سیدنا امام حسنؓ رو پڑے

جب سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو ابن ملجم (ملعون خبیث) نے (قاتلانہ حملہ کر کے) زخمی کیا تو سیدنا امام حسنؓ اپنے والد مکرم جناب سیدنا امام علی المرتضیٰؓ کے پاس تشریف لائے اور وہ رو رہے تھے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا بیٹے تم کیوں رو رہے ہو؟ تو سیدنا حسنؓ نے عرض کیا ابا جان میں کیوں نہ روؤں؟ جب کہ آپ آخرت کے پہلے دن کی طرف رواں دواں ہیں اور دنیا کے آخری دن کو چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا: ”اے بیٹے! چار چیزوں کی حفاظت کرو اور چار چیزوں سے بچو۔ ان پر عمل پیرا ہوتے ہوئے تمہیں کوئی عملی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ سیدنا امام حسنؓ نے عرض کی اے ابا جان وہ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا:

۱...... سب سے بڑی مال داری و دولت عقل مندی ہے۔

۲...... بے وقوفی اور حماقت سے بڑی زیادہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۳...... عجب (خود رائی) سب سے زیادہ وحشت زدہ اور خطرناک چیز ہے۔

۴...... سب سے بڑی شرافت حسن اخلاق ہے۔

حضرت امام سیدنا حسنؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یہ چار چیزیں ہو گئیں۔ باقی چار چیزیں کون سی ہیں؟ حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا:

۱...... بے وقوف کی حاجت پوری کرنے سے بچو۔ کیونکہ وہ فائدہ پہنچانا چاہے گا مگر نقصان پہنچا دے گا۔

۲...... کذاب، دروغ گو یعنی جھوٹے شخص کی تصدیق سے بچو۔ چونکہ وہ دور کو قریب اور قریب کو دور کرتا ہے۔

۳...... بخیل و کنجوس کی دوستی سے بچو۔ چونکہ وہ تمہارے محتاج کو تم سے دور کر دے گا۔

۴...... اور فاجر و بدکار کی دوستی سے بھی بچو۔ چونکہ وہ فضول و بے کار چیز کے بدلے فروخت کر دے گا۔‘‘

یہ دعا کیا کرو

کاتب وحی امیر شام، سیدنا امیر معاویہؓ ہر سال سیدنا امام حسنؓ کے لئے ایک لاکھ روپیہ عطاء کرتے تھے۔ ایک سال حضرت امیر معاویہؓ نے (شاید بھول یا دیگر مصروفیات کی وجہ سے) اس رقم کو روک لیا۔ آپ وہ سالانہ وظیفہ نہ ملنے سے بہت پریشان و تنگ ہوگئے۔ سیدنا امام حسنؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہؓ کو یاددہانی کرانے کے خط لکھنے کے لئے دوات منگوائی۔ پھر میں رک گیا تو اچانک میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی ابا جان! بہت اچھا ہوں اور اس کے ساتھ ہی میں نے مال کے رک جانے کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اپنی جیسی مخلوق کو یاددہانی کرانے کے لئے دوات منگوائی تھی؟ میں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ ﷺ! میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ دعا کیا کرو:

’’اے اللہ! میرے دل میں اپنی امید ڈال دے اور اپنے سوا میری امید کو ختم کر دے۔ یہاں تک کہ میں تیرے سوا کسی سے امید نہ رکھوں۔ اے اللہ! جس چیز سے میری قوت کمزور ہو اور میرا عمل قاصر ہو اور میری رغبت اور میرا سوال اسے نہ پہنچے جو تو نے اوّلین وآخرین میں سے کسی کو دیا ہے۔ اس یقین کے متعلق میری زبان پر بات نہ چلے تو اے ارحم الراحمین مجھے اس سے مخصوص فرما۔‘‘

حضرت حسنؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ابھی ہفتہ بھی پورا نہیں گزرا تھا کہ حضرت امیر معاویہؓ نے میری طرف ایک کروڑ اور پانچ لاکھ روپے بھیجے تو میں نے کہا سب تعریف اس اللہ کی ہے جو یاد کرنے والے کو نہیں بھولتا اور اس سے دعا کرنے والا ناکام نہیں ہوتا۔ پھر میں نے خواب میں جناب نبی کریم ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن! کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! خیریت سے ہوں اور میں نے آپ ﷺ سے بات بھی بیان کی۔ (حضرت معاویہؓ کی سخاوت کی) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بیٹے! جو خالق سے امید رکھتا ہے وہ مخلوق سے امید نہیں رکھتا۔ (الصواعق المحرقہ عربی ص۱۴۰)

قارئین کرام! جناب نبی کریم ﷺ نے اپنی آنکھوں مبارک کی ٹھنڈک اور اپنے دل مبارک کے چین و سکون جناب سیدنا حسنؓ کو خواب میں جو دعا ارشاد فرمائی۔ اب بھی اگر کوئی اس پر عمل پیرا ہو جائے تو وہ اپنی نگاہوں کے سامنے کامیابیاں اور برکتیں دیکھے گا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیم مبارک کی روشنی و انوارات قیامت تک موجود رہیں گے۔

فرمودات امام حسنؓ

جناب سیدنا امام حسنؓ بہت بڑے اعلیٰ پائے کے مدبر تھے۔ آپؓ کے والد محترم جناب سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے حکیمانہ اقوال کی طرح آپ کے بھی حکیمانہ فرمودات بہت شہرت رکھتے ہیں۔ چند ملاحظہ فرمائیں۔

اچھی طرح سوال کرنا نصف علم ہے اور فرمایا: جو کلام کرنے سے پہلے سلام نہ کرے اس کی گفتگو کا جواب مت دو۔ خاموشی کے بارے میں آپ سے سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا کہ: ”جہالت پر پردہ ہے۔ عزت کی زینت ہے اور اس کا کرنے والا آرام میں ہے اور اس کا ہم نشین امن میں ہے۔“

ابوالعباس محمد بن یزید المبرد ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ: ”حضرت امام حسنؓ سے عرض کیا گیا کہ حضرت سیدنا ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں کہ مجھے دولت مندی کی نسبت غربت اور صحت کی نسبت بیماری زیادہ پسند ہے۔ حضرت امام حسنؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوذر پر رحم فرمائیں۔ میں کہتا ہوں جو شخص اپنے آپ کو اس اچھائی کے سپرد کردے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے پسند کردی ہے۔ اسے اس حالت کے سوا جو اللہ تعالیٰ نے پسند کی ہے۔ دوسری حالت کی تمنا نہیں کرنی چاہئے۔“ (الحسن والحسین ص۳۸، الصواعق المحرقہ عربی)

سیدنا امام حسن بن علیؓ فرمایا کرتے تھے کہ: ”اے ابن آدم! اللہ تعالیٰ کی ہر حرام ٹھہرائی ہوئی چیزوں سے پرہیز کیا کرو تو عبادت گزار بن جاؤ گے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہو تو غنی بن جاؤ گے اور جو تیرا پڑوسی ہے اس سے اچھے پڑوسیوں والا سلوک اختیار کرو تو مسلم بن جاؤ گے اور لوگوں کے ساتھ وہی صحبت ومجالست والا معاملہ اختیار کرو جو تو اپنے لئے پسند کرتے ہو تو تم عادل بن جاؤ گے۔“

نیز امام حسنؓ فرمایا کرتے تھے کہ: ”جس کے پاس عقل نہیں اس کے پاس ادب نہیں۔ جس کے پاس برداشت نہیں اس کے پاس محبت نہیں اور جس کا دین نہیں اس میں حیا نہیں اور عقل کی چوٹی یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ خوبصورتی کے ساتھ برتاؤ کرو اور عقل کی دولت کے ساتھ تم دونوں جہانوں (کی دولت) کو پاؤ گے۔“

مزید ارشاد فرمایا کہ: ”لوگ تین باتوں کی وجہ سے ہلاک وبرباد ہوتے ہیں۔ تکبر، لالچ، حسد۔ پس تکبر دین کی تباہی وبربادی کا سبب ہے۔ اسی وجہ سے ابلیس پر لعنت کی گئی اور حرص ولالچ جان کی دشمن ہے۔ اس وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام جنت سے نکالے گئے اور حسد برائی کی وجہ ہے۔ اس وجہ سے قابیل نے ہابیل کو قتل کیا۔ حضرت امام حسنؓ نے اپنے بیٹے اور بھتیجے سے فرمایا: علم سیکھو اگر تم کو اسے یاد کرنے کی طاقت نہیں تو اس کو لکھ لیا کرو اور اس کو اپنے گھروں میں رکھو۔ یعنی اہل بیت کا گھرانہ علم سے محروم نہیں ہونا چاہئے۔“

(الحسن والحسین ص۳۸، ۳۹)

بچپن میں علم سے محبت

سیدنا امام حسنؓ بچپن ہی سے علم دین کے ساتھ رغبت رکھتے تھے اور وہ اپنے نانا جی حضرت محمد ﷺ سے بڑی ہی دلچسپی سے علمی باتوں کو سماعت فرمایا کرتے تھے اور جو باتیں انہوں نے بچپن سے یاد رکھی تھیں اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی رحمت سے ایسا حافظہ عطاء فرمایا تھا کہ ساری زندگی وہ بچپن والی باتیں انہیں یاد رہتی تھیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ ابوالحوراءؒ نے حضرت حسنؓ سے پوچھا کہ کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ کی کوئی بات یاد ہے۔ یعنی وہ بات جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو؟ حضرت امام حسنؓ نے فرمایا: ہاں میں ایک دفعہ جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا کہ راستے میں صدقہ کی کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ میں نے اس میں سے ایک کھجور کو اٹھا کر منہ میں رکھ لیا تو رسول اللہ ﷺ نے ''کخ، کخ'' ہا فرمایا اور میرے منہ سے وہ کھجور نکال دی اور یہ ارشاد فرمایا کہ ہم صدقے کا مال نہیں کھاتے اور میں نے پانچوں نمازیں رسول اللہ ﷺ سے سیکھی ہیں۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابی حوراءؒ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسنؓ فرماتے ہیں کہ مجھے وتر میں پڑھنے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا بتلائی تھی۔

''اے اللہ! تو مجھے ہدایت فرما۔ منجملہ ان کے جن کو تو نے ہدایت فرمائی اور مجھے عافیت عطاء فرما اور تو میرے کاموں کا متولی بن جا۔ جہاں اور بہت سے لوگوں کا متولی ہے اور جو کچھ تو نے مجھے عطاء فرمایا ہے۔ اس میں برکت عطاء فرما اور جو کچھ تو نے مقدر فرمایا ہے اس کی برائی سے مجھے بچا تو تو جو چاہے طے فرما سکتا ہے۔ تیرے خلاف کوئی شخص کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتا اور جن کا تو والی ہے وہ کبھی ذلیل نہیں ہو سکتا۔ تیری ذات بابرکت ہے اور سب سے بلند ہے۔'' (ترمذی شریف)

حضرت امام حسنؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ: ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اسی جگہ بیٹھا رہے وہ جہنم کی آگ سے نجات پائے گا۔''

(حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے سو قصے ص ۲۸)

امام حسنؓ سے مروی حدیث

(امام حسنؓ سے مروی روایت) حضرت حسنؓ نے کئی احادیث کو رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ بالا ان دو احادیث کو ذکر کیا گیا ہے۔ ایک اور حدیث بطور برکت پیش خدمت ہے۔ حضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''چھوڑ دے اس چیز کو جو تیرے دل میں کھٹکتی ہے اس چیز کی طرف جو تیرے دل میں نہیں کھٹکتی۔ اس لئے کہ سچائی باعث اطمینان ہے اور جھوٹ بے چینی کا سبب ہے۔'' جاری ہے!!!

نماز ...... سنت کے مطابق ادا کیجئے

پہلا حصہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ

نماز دین کا ستون ہے۔ اس کو ٹھیک ٹھیک سنت کے مطابق ادا کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ ہم لوگ بے فکری کے ساتھ نماز کے ارکان جس طرح سمجھ میں آتا ہے ادا کرتے رہتے ہیں۔ اس بات کی فکر نہیں کرتے کہ وہ ارکان مسنون طریقے سے ادا ہوں۔ اس کی وجہ سے ہماری نمازیں سنت کے انوار و برکات سے محروم رہتی ہیں۔ حالانکہ ان ارکان کو ٹھیک ٹھیک ادا کرنے سے نہ وقت زیادہ خرچ ہوتا ہے، نہ محنت زیادہ ہوتی ہے۔ بس ذرا سی توجہ کی بات ہے۔ اگر ہم تھوڑی سی توجہ دے کر صحیح طریقہ سیکھ لیں اور اس کی عادت ڈال لیں تو جتنے وقت میں ہم آج نماز پڑھتے ہیں۔ اتنے ہی وقت میں وہ نماز سنت کے مطابق ادا ہو جائے گی اور اس کا اجر و ثواب بھی اور انوار و برکات بھی آج سے کہیں زیادہ ہوں گے۔

حضرات صحابہ کرامؓ کو نماز کا ایک ایک عمل خوب توجہ کے ساتھ سنت کے مطابق انجام دینے کا بڑا اہتمام تھا۔ وہ ایک دوسرے سے سنتیں سیکھتے بھی رہتے تھے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر احقر نے اپنی ایک مجلس میں نماز کا مسنون طریقہ اور اس سلسلے میں جو غلطیاں رواج پا گئی ہیں۔ ان کی تفصیل بیان کی تھی جس سے بفضلہٖ تعالیٰ سامعین کو بہت فائدہ ہوا۔ بعض احباب نے خیال ظاہر کیا کہ یہ باتیں ایک مختصر سے رسالے کی شکل میں آ جائیں تو ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکے گا۔ چنانچہ اس مختصر سے رسالے میں نماز کا مسنون طریقہ اور اس کو آداب کے ساتھ ادا کرنے کی ترکیب بیان کرنی مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہم سب کے لئے مفید بنائیں اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

نماز کے مسائل پر بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں بحمد اللہ شائع ہو چکی ہیں۔ یہاں نماز کے تمام مسائل بیان کرنا مقصود نہیں۔ بلکہ صرف نماز کے ارکان کی ہیئت سنت کے مطابق بنانے کے لئے چند ضروری باتیں بیان کرنی ہیں اور ان غلطیوں اور کوتاہیوں پر تنبیہ کرنی ہے جو آج کل بہت زیادہ رواج پا گئی ہیں۔

ان چند مختصر باتوں پر عمل کرنے سے انشاء اللہ نماز کی کم از کم ظاہری صورت سنت کے مطابق ہو جائے گی اور ایک مسلمان اپنے پروردگار کے حضور کم از کم یہ عرضداشت پیش کر سکے گا کہ:

ترے محبوب کی یارب! شباہت لے کر آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کر دے، میں صورت لے کر آیا ہوں

وماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب!

احقر: محمد تقی عثمانی عفی عنہ!

نماز شروع کرنے سے پہلے

یہ باتیں یاد رکھئے اور ان پر عمل کا اطمینان کر لیجئے:

۱...... آپ کا رخ قبلے کی طرف ہونا ضروری ہے

۲...... آپ کو سیدھا کھڑے ہونا چاہئے اور آپ کی نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہئے۔ گردن کو جھکا کر تھوڑی سینے سے لگا لینا بھی مکروہ ہے اور بلا وجہ سینے کو جھکا کر کھڑا ہونا بھی درست نہیں۔ اس طرح سیدھے کھڑے ہوں کہ نظر سجدے کی جگہ پر رہے۔

۳...... آپ کے پاؤں کی انگلیوں کا رخ بھی قبلے کی جانب ہو اور دونوں پاؤں سیدھے قبلہ رخ ہوں (پاؤں کو دائیں بائیں ترچھا رکھنا خلاف سنت ہے) دونوں پاؤں قبلہ رخ ہونے چاہئیں۔

۴...... دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگلیوں کا فاصلہ ہونا چاہئے۔

۵...... اگر جماعت سے نماز پڑھ رہے ہیں تو آپ کی صف سیدھی رہے۔ صف سیدھی کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنی دونوں ایڑیوں کے آخری سرے صف یا اس کے نشان کے آخری کنارے پر رکھ لے۔

۶...... جماعت کی صورت میں اس بات کا بھی اطمینان کر لیں کہ دائیں بائیں کھڑے ہونے والوں کے بازوؤں کے ساتھ آپ کے بازو ملے ہوئے ہیں اور بیچ میں کوئی خلا نہیں ہے۔

۷...... پاجامے کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا ہر حالت میں ناجائز ہے۔ ظاہر ہے کہ نماز میں اس کی شناعت اور بڑھ جاتی ہے۔ لہٰذا اس کا اطمینان کر لیں کہ پاجامہ ٹخنے سے اونچا ہے۔

۸...... ہاتھ کی آستینیں پوری طرح ڈھکی ہوئی ہونی چاہئیں۔ صرف ہاتھ کھلے رہیں۔ بعض لوگ آستینیں چڑھا کر نماز پڑھتے ہیں۔ یہ طریقہ درست نہیں ہے۔

۹...... ایسے کپڑے پہن کر نماز میں کھڑے ہونا مکروہ ہے جنہیں پہن کر انسان لوگوں کے سامنے نہ جاتا ہو۔

نماز شروع کرتے وقت

۱...... دل میں نیت کر لیں کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں۔ زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں۔

۲...... ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو اور انگوٹھوں کے سرے کان کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں یا اس کے برابر آ جائیں اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں۔ بعض لوگ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف کرنے کے بجائے کانوں کی طرف کر لیتے ہیں۔ بعض لوگ کانوں کو ہاتھوں سے بالکل ڈھک لیتے ہیں۔ بعض لوگ ہاتھ پوری طرح کانوں تک اٹھائے بغیر

ہلکا سا اشارہ کر دیتے ہیں۔ بعض لوگ کان کی لو کو ہاتھوں سے پکڑ لیتے ہیں۔ یہ سب طریقے غلط اور خلاف سنت ہیں۔ ان کو چھوڑنا چاہئے۔

۳...... مذکورہ بالا طریقے پر ہاتھ اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہیں۔ پھر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں پہنچے کے گرد حلقہ بنا کر اسے پکڑ لیں اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح پھیلا دیں کہ تینوں انگلیوں کا رخ کہنی کی طرف رہے۔

۴...... دونوں ہاتھوں کو ناف سے ذرا سا نیچے رکھ کر باندھ لیں۔

کھڑے ہونے کی حالت میں

۱...... اگر اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں یا امامت کر رہے ہوں تو پہلے: ''سبحانک اللّٰھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالٰی جدک ولآالٰہ غیرک '' پڑھ کر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیں۔ سورۃ فاتحہ پڑھ کر پھر کوئی اور سورت مثلاً سورۃ اخلاص پڑھیں۔ اگر کسی امام کے پیچھے ہوں تو صرف سبحانک اللّٰھم...... الخ۔ پڑھ کر خاموش ہو جائیں اور امام کی قرأت کو دھیان لگا کر سنیں۔ اگر امام بلند آواز سے نہ پڑھ رہا ہو تو زبان ہلائے بغیر دل ہی دل میں سورۃ فاتحہ کا دھیان کئے رکھیں۔

۲...... جب قرأت کر رہے ہوں تو سورۃ فاتحہ پڑھتے وقت بہتر یہ ہے کہ ہر آیت پر رک کر سانس توڑ دیں۔ پھر دوسری آیت پڑھیں۔ کئی کئی آیتیں ایک سانس میں نہ پڑھیں۔ مثلاً: الحمدللہ رب العالمین پر سانس توڑ دیں۔ پھر الرحمن الرحیم پر۔ پھر مالک یوم الدین پر۔ اس طرح پوری سورۃ فاتحہ پڑھیں۔ لیکن اس کے بعد کی قرأت میں ایک سانس میں ایک سے زیادہ آیتیں بھی پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں۔

۳...... بغیر کسی ضرورت کے جسم کے کسی حصے کو حرکت نہ دیں۔ جتنے سکون کے ساتھ کھڑے ہوں اتنا ہی بہتر ہے۔ اگر کھجلی وغیرہ کی ضرورت ہو تو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں۔ وہ بھی صرف سخت ضرورت کے وقت اور کم سے کم۔

۴...... جسم کا سارا وزن ایک پاؤں پر دے کر دوسرے پاؤں کو ڈھیلا چھوڑ دینا کہ اس میں خم آ جائے، نماز کے آداب کے خلاف ہے۔ اس سے پرہیز کریں۔ یا تو دونوں پاؤں پر برابر وزن دیں یا ایک پاؤں پر وزن دیں تو اس طرح کہ دوسرے پاؤں میں خم پیدا نہ ہو۔

۵...... جمائی آنے لگے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش کریں۔

۶...... کھڑے ہونے کی حالت میں نظریں سجدے کی جگہ پر رکھیں۔ نظروں کو ادھر ادھر یا سامنے کی طرف اٹھانے سے پرہیز کریں۔

رکوع میں

رکوع میں جاتے وقت ان باتوں کا خاص خیال رکھیں:

۱...... اپنے اوپر کے دھڑ کو اس حد تک جھکائیں کہ گردن اور پشت تقریباً ایک سطح پر آجائے۔ نہ اس سے زیادہ جھکیں۔ نہ اس سے کم۔

۲...... رکوع کی حالت میں گردن کو اتنا نہ جھکائیں کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے۔ نہ اتنا اوپر رکھیں کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے۔ بلکہ گردن اور کمر ایک سطح پر ہونی چاہئیں۔

۳...... رکوع میں پاؤں سیدھے رکھیں۔ ان میں خم نہیں ہونا چاہئے۔

۴...... دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھیں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں۔ یعنی ہر دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو اور اس طرح دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو پکڑ لیں۔

۵...... رکوع کی حالت میں کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے ہونے چاہئیں۔ ان میں خم نہیں آنا چاہئے۔

۶...... کم از کم اتنی دیر رکوع میں رکھیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہا جاسکے۔

۷...... رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہونی چاہئیں۔

۸...... دونوں پاؤں پر وزن برابر رہنا چاہئے اور پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل رہنے چاہئے۔

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت

۱...... رکوع سے کھڑے ہوتے وقت یہ کہتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ اتنے سیدھے ہو جائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے۔ پھر پڑھیں۔ ربنا لک الحمد!

۲...... اس حالت میں بھی نظر سجدے کی جگہ پر رہنی چاہئے۔

۳...... کھڑے ہوتے وقت کھڑے ہونے کے بجائے کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کرتے ہیں اور جسم کے جھکاؤ کی حالت میں ہی سجدے کے لئے چلے جاتے ہیں۔ ان کے ذمہ نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں۔ جب تک سیدھے ہونے کا اطمینان نہ ہو جائے سجدے میں نہ جائیں۔

سجدے میں جاتے وقت

سجدے میں جاتے وقت اللہ اکبر اس انداز سے پڑھیں کہ الفاظ اور جھکنا برابر چلیں۔ جھکتے وقت چند چیزوں کا خیال رکھیں کہ:

۱...... سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر انہیں زمین کی طرف اس طرح لے جائیں کہ سینہ اس کے آگے نہ جھکے۔ جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں اس کے بعد سینے کو جھکائیں۔

۲...... جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں۔ اس وقت تک اوپر کے دھڑ کو جھکانے سے حتی الامکان پرہیز کریں۔ آج کل سجدے میں جانے کے اس مخصوص ادب سے بے پروائی بہت عام ہوگئی ہے۔ اکثر لوگ شروع ہی سے سینہ آگے کو جھکا کر سجدے میں جاتے ہیں۔ لیکن صحیح طریقہ وہی ہے جو نمبر ایک نمبر دو میں بیان کیا گیا۔ بغیر کسی عذر کے اس کو نہ چھوڑنا چاہئے۔

۳...... گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں۔ پھر ناک۔ پھر پیشانی۔

سجدے میں

۱...... سجدے میں سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں۔

۲...... سجدے میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند ہونی چاہئیں۔ یعنی انگلیاں بالکل ملی ملی ہوں اور ان کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

۳...... انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہونا چاہئے۔

۴...... کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی چاہئیں۔ کہنیوں کو زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔

۵...... دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہٹے ہونے چاہئیں۔ انہیں پہلوؤں سے بالکل ملا کر نہ رکھیں۔

۶...... کہنیوں کو دائیں بائیں اتنے دور تک بھی نہ پھیلائیں جس سے برابر کے نماز پڑھنے والوں کو تکلیف ہو۔

۷...... رانیں پیٹ سے ملی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں۔ پیٹ اور رانیں الگ الگ رکھی جائیں۔

۸...... پورے سجدے کے دوران ناک زمین پر لگی رہے۔ زمین سے نہ اٹھے۔

۹...... دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھے جائیں کہ ایڑھیاں اوپر ہوں اور تمام انگلیاں اچھی طرح مڑ کر قبلہ رخ ہوگئی ہوں۔ جو لوگ اپنے پاؤں کی بناوٹ کی وجہ سے تمام انگلیاں موڑنے پر قادر نہ ہوں۔ وہ جتنی موڑ سکیں اتنی موڑنے کا اہتمام کریں۔ بلاوجہ انگلیوں کو سیدھا زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔

۱۰…… اس بات کا خیال رکھیں کہ سجدے کے دوران پاؤں زمین سے اٹھنے نہ پائیں۔ بعض لوگ اس طرح سجدے کرتے ہیں کہ پاؤں کی کوئی انگلی ایک لمحہ کے لئے زمین پر نہیں ٹکتی۔ اس طرح سجدہ ادا نہیں ہوتا اور نتیجتاً نماز بھی نہیں ہوتی۔ اس سے اہتمام کے ساتھ پرہیز کریں۔

۱۱…… سجدے کی حالت میں کم از کم اتنی دیر ٹھہریں کہ تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ اطمینان کے ساتھ کہہ سکیں۔ پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اٹھالینا منع ہے۔

دونوں سجدوں کے درمیان

۱…… ایک سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے دوزانوں سیدھے بیٹھ جائیں۔ پھر دوسرا سجدہ کریں۔ ذرا سے سر اٹھا کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کرلینا گناہ ہے۔ اس طرح کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہوجاتا ہے۔

۲…… بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں۔ دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کرلیں کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہوجائیں۔ بعض لوگ دونوں پاؤں کھڑے کرکے ان کی ایڑیوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ طریقہ صحیح نہیں۔

۳…… بیٹھنے کے وقت نظریں اپنی گود کی طرف ہونی چاہئیں۔

۴…… اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ سبحان اللہ کہا جاسکے اور اگر اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں اللّٰھم اغفرلی وارحمنی واسترنی واجبرنی وعافنی واھدنی وارزقنی پڑھا جاسکے تو بہتر ہے۔ لیکن فرض نمازوں میں یہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ نفلوں میں پڑھ لینا بہتر ہے۔

دوسرا سجدہ اور اس سے اٹھنا

۱…… دوسرے سجدے میں بھی اس طرح جائیں کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔

۲…… سجدے کی ہیئت وہی ہونی چاہئے جو پہلے سجدے میں بیان کی گئی۔

۳…… سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائیں، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔

۴…… اٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لینا بہتر ہے۔ لیکن اگر جسم بھاری ہو یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے مشکل ہو تو سہارا لینا بھی جائز ہے۔

۵…… اٹھنے کے بعد ہر رکعت کے شروع کے میں سورۃ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیں۔

قعدے یعنی تشہد میں

۱…… قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہوگا جو سجدوں کے بیچ میں بیٹھنے کا ذکر کیا گیا ہے۔

۲...... قعدے میں بیٹھ کر پڑھیں: التحیات للّٰہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایھاالنبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللّٰہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ پڑھتے وقت جب اشھد ان لا الہ پر پہنچیں شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں اور الا اللّٰہ پر گرادیں۔

۳...... اشارہ کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں۔ چھنگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کرلیں اور شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائیں کہ انگلی قبلے کی طرف جھکی ہوئی ہو۔ بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہیں ہونی چاہئے۔

۴...... الا اللّٰہ کہتے وقت شہادت کی انگلی تو نیچے کرلیں۔ لیکن باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی تھی اس کو آخر تک برقرار رکھیں۔

سلام پھیرتے وقت

۱...... دونوں طرف سلام پھرتے وقت چہرہ اور گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو آپ کے رخسار نظر آجائیں۔ خیال فرمائیں کہ الفاظ اور چہرے کا موڑنا برابر برابر رہے۔

۲...... سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہونی چاہئیں۔

۳...... جب دائیں طرف گردن پھیر کر السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ کہیں تو یہ نیت کریں کہ دائیں طرف جو انسان اور فرشتے ہیں ان کو سلام کر رہے ہیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود انسانوں اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔

دعا کا طریقہ

۱...... دعا کا طریقہ ہے کہ دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے جائیں کہ سینے کے سامنے آجائیں۔ دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی سا فاصلہ ہو نہ ہاتھوں کو بالکل ملائیں اور نہ دونوں کے درمیان زیادہ فاصلہ رکھیں۔

۲...... دعا کرتے وقت ہاتھوں کے اندرونی حصے کو سیدھا آسمان کی طرف اور تھوڑا سا رخ چہرے کے سامنے رکھیں۔ کیونکہ نماز کا قبلہ بیت اللّٰہ ہے تو دعا کا قبلہ آسمان ہے۔

خطبہ جمعۃ المبارک!

۳ اگست ۲۰۱۸ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد چھوکر خورد ضلع گجرات میں جمعۃ المبارک کے موقع پر عظیم الشان پروگرام مولانا محمد یوسف کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ خصوصی بیان حضرت مولانا اللّٰہ وسایا نے فرمایا۔ قاری محمد طیب اور ان کے دیگر رفقاء نے میزبانی کے فرائض سرانجام دیئے۔ کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔

نماز سے فراغت کے بعد پڑھی جانے والی دعائیں

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں رحمت عالم ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرماتے: ’’اللّٰھم انت السلام ومنک السلام، تبارکت یا ذالجلال والاکرام۔ ‘‘ ﴿اے اللہ! آپ ہی سلامتی والے ہیں اور سلامتی آپ کی طرف سے ہی ہے۔ آپ بڑے بابرکت ہیں اے بزرگی اور عزت والے﴾

۲...... ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نماز کے بعد صرف اتنی دیر بیٹھتے جتنی دیر میں: ’’اللّٰھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام۔ ‘‘ پڑھ لیتے۔

۳...... ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ’’اللّٰھم انت السلام ومحل السلام، تبارکت یا ذالجلال والاکرام۔ ‘‘ ﴿اے اللہ! آپ ہی سلامتی والے ہیں اور سلامتی کی جگہ ہیں۔ آپ بڑے بابرکت ہیں اے بزرگی اور عزت والے﴾

۴...... ایک حدیث میں ہے کہ: سرور دو عالم ﷺ کا معمول مبارک آیت الکرسی پڑھنے کا تھا۔ آپ ﷺ نے آیت الکرسی پڑھنے کی ترغیب وتحریص فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:
’’من قرأ آیة الکرسی فی دبر کل صلاة مکتوبة، لم یمنعه من دخول الجنة الا ان یموت۔ ‘‘ ﴿جس شخص نے فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو موت کے علاوہ جنت میں داخلے سے اسے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ (یعنی موت کے بعد سیدھا جنت میں جائے گا۔)﴾

۵...... حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو یہ دعا پڑھتے: ’’اللّٰھم انی اسئلک علماً نافعاً وعملاً متقبلاً ورزقاً طیباً‘‘ ﴿اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والا علم، مقبول عمل اور پاکیزہ رزق مانگتا ہوں۔﴾

۶...... ایک انصاری صحابیؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے: ’’اللّٰھم اغفرلی وتب علی انک انت التواب الغفور‘‘ ﴿اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما۔ بیشک آپ بخشنے والے نہایت رحم کرنے والے ہیں۔﴾

مذکورہ بالا دعائیں ساری پڑھی جائیں یا ان میں سے کوئی سی پڑھ لی جائے تاکہ سنت پر عمل ہو جائے۔ نیز دعائیں صرف پڑھنے کی چیز نہیں۔ بلکہ مانگنے کی چیز ہے۔

لعنت زدہ لوگوں کی پہچان

مفتی محمد ثمین اشرف قاسمی

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم، اما بعد!

حق تعالیٰ نے خاص حکمت بالغہ سے آدم علیہ السلام کو وجود بخشا تو حکم ہوا کہ آدم کو اللہ کے حکم سے تم سب سجدہ کرو۔ تمام فرشتے اللہ کے حکم کو مان کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مقرب ہوگئے۔ لیکن شیطان ابلیس اللہ کے حکم سے پھر گیا۔ حق تعالیٰ نے اس پر اپنی لعنت و پھٹکار کردی۔ چنانچہ سب سے پہلی لعنت شیطان پر ہوئی۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں جب زبانی دعوے بڑھ جائیں، عمل گھٹ جائیں اور زبانی میل جول ہو، دلی بغض وعداوت ہو، رشتہ داروں سے بدسلوکی ہو تو اس وقت ایسے لوگوں پر اللہ کی لعنت نازل ہوتی ہے۔ ان کے کان بہرے اور آنکھیں اندھی ہوجاتی ہیں۔ یعنی آدمی حق وانصاف سے بہرا اور اندھا ہوجاتا ہے۔ یہ اس کو سزا ملتی ہے کہ حق بات اس کو سننا بھی گوارہ نہیں ہوتی۔ حق بات کی طرف نظر ہی نہیں اٹھتی۔ استغفر اللہ! جان بوجھ کر جب حق کو نہیں مانتا تو پھر کیا رہ گیا؟۔ یعنی اللہ کی پھٹکار نے بالکل ہی سنگ دل بنادیا کہ کسی کے سمجھانے سے بھی نہ سمجھے۔ اندھے بہرے ہوگئے۔ یہ سب کچھ ان کے اپنے کرتوت کی سزا ہے۔

یہ کتنی سخت وعید ہے کہ ''اولٰئک الذین لعنہم اللہ '' یعنی ایسے آدمی جو زمین میں فساد پھیلائیں اور رشتوں ناطوں، قرابتوں کو قطع کریں، توڑیں۔ ان پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے۔ اللہ نے اپنی رحمت سے ان کو دور کردیا ہے۔ مسلمانوں کو اس کا پورا خیال رکھنا چاہئے۔

دراصل مسلمانوں کی زندگیوں سے قرآن ہی نکل گیا۔ قرآن بس مردوں کو بخشوانے کے لئے پڑھا جاتا ہے یا پھر ثواب کی نیت سے۔ میرے نبی ﷺ کے ماننے والو! پیارے مسلمانو! یہ کتاب تلاوت کے ساتھ اصل کتاب ہدایت ہے: ''ھدی للمتقین '' اس کی ہدایات وتعلیمات پر عمل کرنا ہی ہماری سعادت کی دلیل ہے۔ اس سعادت تک پہنچنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ اللہ کی کتاب کے حلقے قائم کئے جائیں۔ اور براہ راست قرآنی تعلیمات سے استفادہ کیا جائے۔

الغرض مسلمانو! جھوٹ، فریب، دغابازی، الزام تراشی، بہتان اور آپس کی دل شکن و دل خراش باتوں سے فساد پیدا نہ کرو۔ انہی بنیادوں پر بھی رشتہ ناطہ ٹوٹتا ہے۔ لعنت برستی ہے۔ مسلمانو! خود کو رحمت کے سایہ میں رکھو اور اپنے گھروں کو لعنتی ماحول سے بچا کر رحمتی ماحول میں تبدیل کرو۔ اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں کو لعنتی کاموں سے بچائے۔ آمین!

برصغیر میں اولیائے کرام رحمہم اللہ کا کردار

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمہ اللہ

اسلام برصغیر پاک و ہند میں صوفیاء کے ذریعے پھیلا، نہ کہ بادشاہوں کے ذریعے۔ جس کی واضح دلیل یہ ہے کہ دلّی میں مسلمانوں کی حکومت ہزار سال کے لگ بھگ قائم رہی۔ لیکن دلّی کے اردگرد کی اکثر آبادی ہندو تھی۔ سب سے پہلے ہندوستان میں خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تشریف لائے اور یہ خلیفہ تھے پیر ہارون عثمانی رحمہ اللہ کے۔ پھر انہوں نے اپنے پیر بھائی سلطان غوری رحمہ اللہ کو ہندوستان پر حملے کی دعوت دی۔ انہوں نے دلّی پر حملہ کیا۔ اس وقت وہاں پھرپری کی حکومت تھی۔ علاقے سے واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے سلطان کو کوئی خاص کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ جب دوسری مرتبہ حملہ کیا تو پھرپری ہلاک ہوگیا۔ بادشاہی سلطان کے قبضے میں آگئی تو سلطان نے اپنے ایک غلام قطب الدین ایبک رحمہ اللہ کو وہاں کا بادشاہ بنایا اور خود واپس چلا گیا۔ لیکن اس بادشاہی نظام سے ہندوستان میں اسلام نہ پھیلا۔ کیونکہ اسلام حاصل ہوتا ہے دلوں کی تسخیر سے۔ نہ حکومت سے مسخر ہوتے ہیں، نہ ڈنڈوں سے۔ بلکہ یہ مسخر ہوتے ہیں دلوں سے۔ ہندوستان میں چونکہ ہندو رہتے تھے اور یہ اپنے جوگیوں اور پنڈتوں کے بڑے گرویدہ تھے۔ یہ پنڈت اور جوگی بڑے بڑے مجاہدات اور ریاضات کرتے تھے۔ جس سے ان کو روحانی تصرف حاصل ہو جاتا تھا۔ جس کی بناء پر وہ ہواؤں میں اڑتے دریاؤں پر چلتے اور دیوار پر بیٹھ کر اس کو ایسے چلاتے جیسے گھوڑا چلتا ہے۔ جس کی وجہ سے عام لوگ ان کی بڑی قدر کرتے تھے۔ اب ہندو میں اسلام پھیلانے کے لئے ضروری تھا کہ مسلمان بھی ایسے کام کر کے دکھائیں۔ یعنی کرامات دکھائیں جس سے لوگوں کے دل مسخر ہوں۔

چنانچہ اولیاء اللہ نے بھی بڑے بڑے مجاہدے اور ریاضات کیں۔ جس کی وجہ سے اللہ نے ان کو روحانی تصرف عطاء فرمایا۔ اب ان اولیاء کا تصرف حقیقی تھا۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ عصاء والا جب کہ ان پنڈتوں اور جوگیوں کا تصرف دھوکہ اور جادو تھا۔ جو اللہ کے ان ولیوں کے سامنے نہ چل سکا تو لوگ جو پہلے ان جوگیوں کی طرف مائل تھے۔ اب ان بزرگوں کی طرف مائل ہونے لگے۔ جب بزرگوں نے ان پر محنت کی تو ان میں سے اکثر اسلام میں داخل ہوگئے۔ مثال کے طور پر ایک واقعہ میں آپ کو سناتا ہوں:

۱...... جالندھر میں ایک بزرگ نے اپنا خلیفہ بھیجا تو اس نے جا کر جالندھر کے کسی ویران جگہ پر ڈیرہ ڈال دیا۔ روزانہ ایک عورت ان کے پاس سے گزرتی۔ خلیفہ نے ایک مرتبہ اس عورت سے پوچھ لیا کہ تو کیا لے کر جاتی ہے؟ تو اس عورت نے کہا کہ اس پہاڑ کے دامن میں ایک جوگی بیٹھا ہوا ہے۔ میں اس کو دودھ

دینے کے لئے جاتی ہوں۔ اگر میں اس کو دودھ نہ دوں تو میری بھینس بگڑ جاتی ہے۔ حضرت نے کہا کہ برتن ذرا ادھر دکھاؤ۔ اس بڑھیا نے حضرت کو جو برتن دیا تو حضرت نے اس کے برتن میں انگلی ڈالی اور اس کو واپس کردیا۔ جب وہ اس جوگی کے پاس پہنچی تو وہ دودھ خون بن چکا تھا۔ جوگی نے دیکھا تو معاملہ سمجھ گیا کہ راستے میں کوئی بیٹھا ہوا ہے۔ اس نے بڑھیا سے پوچھا تو بڑھیا نے سارا واقعہ بیان کردیا۔ اس نے غصے سے بڑھیا کو کہا کہ مجھے وہاں لے چلو۔ جب وہ بزرگ کے پاس پہنچا تو اس نے بزرگ سے غصے میں کہا: کیا کمال ہے تیرے پاس؟ ذرا مجھے بھی دیکھا۔ بزرگ نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی کمال نہیں۔ بزرگ نے کہا کہ: اگر تیرے پاس کوئی کمال ہے تو ذرا مجھے بھی دکھا۔ تو جوگی نے فوراً ہوا میں اڑنا شروع کردیا۔ بزرگ نے اپنے کھڑاؤں یعنی لکڑی کے جوتے اتارے اور ہوا میں اچھال دیئے۔ اب وہ جوتے فضاء میں جاکر لگے جوگی کو برسنے۔ تھوڑی دور جاکر وہ جوگی گرا اور مر گیا۔ اب جتنے اس کے معتقد تھے وہ سارے کے سرے اس بزرگ کے معتقد ہوگئے کہ یہ تو اس سے بھی بڑا ہے۔

۲...... اسی طرح کا ایک اور واقعہ آتا ہے کہ ایک ہندو نوجوان اسلام لایا اور دارالعلوم دیوبند میں اس نے پڑھنا شروع کردیا۔ اب وہ جاکر ہندو سے بحث مباحثہ کرتا۔ ایک مرتبہ ہندو اس کو بڑے پنڈت کے پاس لے گئے تو اس نے اس کو ایک تھپڑ رسید کیا اور کہا کہ تو ہندو پیدا ہوا تھا، ہندو زندہ رہے گا اور ہندو مرے گا۔ اب میں دیکھوں گا کون ماں کا لال تجھے مسلمان بناتا ہے۔ شبیر کہتے ہیں کہ اس کے ایک تھپڑ سے میں سارا کا سارا بدل گیا۔ مجھے ہندو دین سچا نظر آنے لگا اور اسلام جھوٹ نظر آنے لگا۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں واپس جاکر دوبارہ ہندو بنتا ہوں۔ چنانچہ میں نے مدرسے میں جاکر اپنا سامان باندھا اور مدرسے سے نکل پڑا۔ تھوڑی دیر بعد جو حضرت مدنی ؒ مدرسے میں تشریف لائے تو انہیں کچھ محسوس ہوا۔ انہوں نے کہا کہ شیخ شبیر کہاں ہے؟ لڑکوں نے کہا کہ وہ تو چلا گیا ہے۔ حضرت نے کہا جلدی کرو۔ اس کو واپس لے آؤ۔ لڑکے بھاگے ہوئے گئے تو شبیر ریلوے اسٹیشن پر ٹکٹ خرید کررہا تھا۔ لڑکوں نے اسے پکڑا اور حضرت کے پاس واپس لے آئے۔ حضرت نے پوچھا: تو میں نے کہا: حضرت! میں دوبارہ ہندو ہوتا ہوں۔ ہندو مذہب سچا ہے۔ حضرت نے کہا کہ اس کو کمرے میں بند کردوں۔ صبح حضرت عبدالقادر رائے پوری ؒ کے پاس لے جانا۔ شبیر کہتے ہیں رات ہوئی تو وہ پنڈت دروازے کی کھڑکی سے اندر آیا اور مجھے کہا شبیر آنکھیں بند کرو۔ میں نے آنکھیں بند کیں تو وہ مجھے مدینہ لے گیا۔ پھر کہا آنکھیں کھولو اور ان مسلمانوں کو دیکھو کہ یہ سارے سوئے ہوئے ہیں۔ پھر واپس لے آیا اور کہا کہ شبیر اب آنکھیں بند کرو۔ میں نے آنکھیں بند کیں تو وہ مجھے گنگا لے گیا اور کہا کہ اب ان ہندوؤں کو دیکھو کہ یہ کس طرح خدا کی عبادت کررہے ہیں۔ میں نے دیکھا تو کوئی ایک ٹانگ پر اور کوئی کس طرح اور کوئی کس طرح عبادت کررہا ہے۔ اب مجھے پختہ یقین ہوگیا

کہ ہندو مذہب سچا ہے یا اسلام۔ یہ کہہ کر دوبارہ واپس روشندان سے چلا گیا۔ اب تو مجھے پختہ یقین ہوگیا کہ ہندو مذہب سچا ہے۔ صبح مجھے لڑکے حضرت عبدالقادر رائے پوری ﷫ کے پاس لے گئے اور سارا واقعہ سنادیا۔ حضرت نے ان لڑکوں کو کہا کہ تم جاؤ۔ مجھے اپنے پاس ٹھہرالیا اور مجھے کچھ نہیں کہا۔ فقط یہ کہ جب حضرت کے کھانے کا وقت ہوتا تو مجھے بلا لیتے اور اپنے ساتھ کھانا کھلاتے۔ اس کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتے تھے۔ نہ میں نماز پڑھتا تھا اور نہ ہی کوئی دوسرا ذکر وغیرہ کرتا تھا۔ بس ایسے ہی خانقاہ میں ٹھہرا رہتا تھا۔ لیکن جب خانقاہ سے باہر نکلنے کا ارادہ کرتا اور خانقاہ کی حدود کے کنارے پر پہنچتا تو میرے پاؤں کو آگ لگ جاتی۔ اسی وجہ سے میں باہر نہیں نکل سکتا تھا۔ جب ساتھ آٹھ دن گزر گئے تو ایک دن حضرت عصر کے بعد سیر کے لئے جارہے تھے۔ تو میں نے کہا کہ حضرت مجھے اجازت دیں۔ اب میں گھر جاتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ بات کی تو حضرت کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا۔ چہرہ میری طرف پھیر کر مجھے ایک تھپڑ لگایا اور کہا کہ شبیر تو ہندو پیدا ہوا، بعد میں اسلام لایا۔ اب اسلام پر زندہ رہے گا اور اسلام پر ہی مرے گا۔ میں دیکھوں گا کہ تجھے کون ماں کا لال اب ہندو بناتا ہے۔ شبیر کہتے ہیں حضرت کے ایک تھپڑ سے میرا دل بالکل صاف ہوگیا۔ ہندو مذہب جو مجھے سچا نظر آرہا تھا اب مجھے جھوٹا نظر آنے لگا۔ اس طرح اللہ نے مجھے عذاب نار سے بچایا۔

۳......اسی طرح ایک مسلمان ملاح نے ایک ہندو پنڈت سے کرایہ نہیں لیا۔ تو اس نے اس کے اس احسان کے بدلے میں اس پر توجہ ڈالی تو اس کا دل رام رام کرنے لگا۔ مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی ﷫ نے اس کو مولانا عبدالرحیم رائے پوری ﷫ کے پاس بھیجا تو حضرت کی توجہ سے اس کا دل دوبارہ اللہ اللہ کرنے لگا۔

صوفیاء نے اس طرح لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کیا۔ ان کے دلوں میں اسلام کو راسخ کیا اور صوفیاء پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ صوفیاء نے اسلام قوالیوں کے ذریعے پھیلایا، یہ بات صحیح نہیں۔ بلکہ صوفیاء نے اپنی محبتوں اور ریاضتوں کے ذریعے اسلام کو پھیلایا۔ بیٹا دل دلوں سے بدلتے ہیں نہ کہ دلیلوں سے۔ نہ ہی ڈنڈوں سے بدلتے ہیں۔ ڈنڈوں سے آپ اپنی بات منوالیں گے۔ لیکن دل نہیں لے سکتے۔ دلیلوں سے اپنے مخالف کو خاموش تو کرسکتے ہیں۔ لیکن اس کا دل نہیں جیت سکتے۔ دل فقط دلوں سے جیتے جاسکتے ہیں۔ اولیاء اللہ کی توہین سے بچو۔ اس کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے اور آخرت میں بھی۔ ایک مرتبہ ایک آدمی حضرت حسین احمد مدنی ﷫ کے سامنے ننگا ہوگیا۔ اس کی سزا اس کو دنیا میں یہ ملی کہ جب تقسیم ہند ہوئی تو ہندوؤں یا سکھوں نے اس کو بھی ننگا کردیا اور اس کی بیٹیوں کے ساتھ اس کے سامنے زنا کیا۔ یہ واقعہ خود اس نے اپنی زبان سے سنایا اور کہتا تھا کہ یہ سزا مجھے حضرت حسین احمد مدنی ﷫ کی گستاخی کی وجہ سے ملی ہے۔

(جواہرات حکیم العصر ﷫ از مولانا محمد شفیق ص۱۴۴ تا ۱۴۷)!

خطیب پاکستان...... مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ

نثری مرثیہ: جانباز مرزا رحمۃ اللہ علیہ

وفات سے آٹھ ماہ قبل قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ زندگی کے سہارے موت سے نبرد آزما رہے۔ اس عرصہ میں وہ کچھ کیا جو زندہ رہنے کے لئے کیا جا سکتا ہے۔ لیکن موت کا ایک دن معین ہے۔ شجاع آباد کے ڈاکٹر، نشتر ہسپتال ملتان کے سرجن، لاہور کے بڑے بڑے دانش ور، میانوالی کے حکیم سب نے اپنے حوصلے آزما کر دیکھے۔ سب نے اپنی رائے کا امتحان کر لیا۔ لیکن زندگی کا سلسلہ منقطع ہو چکا تھا۔ یہ شاخ اپنے تنے سے ٹوٹ چکی تھی۔ دن کی سفید چادر پر رات کے داغ ابھر آئے تھے۔ موت گھر کی دیواریں عبور کر چکی تھی۔ آٹھ ماہ کی تمام جدوجہد پانی پانی ہو کر زندگی کے راستے سے ہوتی ہوئی موت کے سامنے جا کر ہار گئی۔ آخر وہی ہوا جس کا انتظار تھا۔ خطیب پاکستان اپنی خطابت کے تمام زور، اپنی شخصیت کی تمام رعنائیاں اور اپنی محبت کی زلف ہائے دراز کو توڑ کر ہزاروں چاہنے والوں کے آنسوؤں میں اس طرح گم ہو گئے کہ آج ان کے نشان پا تو ملتے ہیں۔ مگر غبار زندگی نہ جانے کہاں جا کر گم ہو گئی کہ اب قیامت تک اس کا انتظار رہے گا۔

۲۳ نومبر ۱۹۶۶ء شام کے پانچ بجے تھے کہ مجھے اچانک سرراہ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی موت کی اطلاع ملی۔ خیال کیا کہ صبح خیبر میل پر جاؤں گا تو یقیناً جنازہ مل جائے گا۔ اس ارادہ سے رات کے سفر میں بہتی نہ گجی۔ صبح اسٹیشن پر پہنچ کر معلوم ہوا کہ پشاور، ٹیکسلا کے احباب بھی خیبر میل میں جا رہے ہیں۔ تسلی ہوئی کہ خیبر میل اپنے مسافروں کو ٹھیک وقت پر پہنچا رہی تھی۔ جیسے جیسے شجاع آباد قریب آ رہا تھا۔ راستے کی ہر شے غم ناک اور دکھی دکھائی دے رہی تھی۔ سرسوں کے پھول پہلے ہی زرد چہرے لئے کھیتوں کے کنارے مرجھائے کھڑے تھے۔ آموں کے پودے شجاع آباد جانے والوں کو آخری نظر سے دیکھ رہے تھے۔ ساڑھے تین بجے گاڑی شجاع آباد پہنچی۔ تانگہ پر بیٹھتے ہی سوگواروں کا ایک دستہ ملا۔ پوچھا اب کہاں جا رہے ہو؟ کہا خاک کی امانت خاک کے سپرد کر دی گئی۔ دل دھک سے رہ گیا۔ ۳۶ سالہ زندگی کے ساتھی نے آدھ گھنٹہ بھی انتظار نہ کیا۔ کئی دوستوں کو نماز جنازہ کی سعادت سے محروم رکھا۔

تانگہ لے کر قبرستان پہنچے۔ لاکھوں دلوں کو سلانے والا، آج منوں مٹی کے نیچے آخر سو چکا تھا۔ گرد و پیش کو دیکھا، کہ کہیں پھول ہوں تو یار کی قبر پر چڑھاؤں۔ لیکن وہ سب مرجھا چکے تھے۔ آخر آنسوؤں نے ساتھ دیا۔ خشک دریا سے وہ طوفان اٹھا کہ قبر پر پانی کے چھڑکاؤ کی حاجت نہ رہی۔

جیل اور ریل کے ۳۶ سالہ رفیق سفر! تو نے بھی لوگوں سے نہ کہا کہ جانباز کا انتظار کر لو، وہ آتا ہی

ہوگا۔ قاضی صاحب! اتنی بھی کیا جلدی تھی کہ منہ تک نہ دکھا سکے۔ یہ درست ہے کہ میرا منہ تیرے ایسے اچھے دوست کے قابل نہیں تھا۔ تاہم میرا شوق دیکھتا، میرا انتظار تو کرتا۔

خیر تمہاری مرضی! خدا تمہارے آئندہ سفر کو آسان بنائے۔ یہ کہہ کر آنسو سمیٹ لئے۔ پھر قاضی صاحب ؒ کی مسجد میں آیا تو یہاں سوگواروں کا ہجوم تھا۔ دوست دوستوں سے تعزیت کر رہے تھے۔ کرتے بھی کس سے؟ جو حضرات نرینہ اولاد سے محروم چل بستے ہیں ان کی میتوں کو دوست ہی اٹھاتے ہیں۔ کاش! قاضی صاحب ؒ کی کوئی نشانی ہوتی۔ لیکن آہ......!

قاضی صاحب ؒ کے دونوں داماد قاضی عبداللطیف اختر ؒ اور قاری نور الحق قریشی ؒ سوگواروں سے ملتے ملاتے رہے۔ شام فضا پر اپنے سائے پھیلا رہی تھی۔ دھوپ مغرب کی جانب غائب ہوچکی تھی۔ میں نے اہل خانہ سے اجازت چاہی۔ وہ روکتے رہے کہ رات کی بات ہے صبح چلے جانا۔ لیکن شجاع آباد میں اب میرے لئے کوئی کشش نہیں تھی۔

وہ جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دوکان اپنی بڑھا گئے

۱۹۳۲ء میں پہلی دفعہ قاضی صاحب ؒ کے والد محترم قاضی محمد امین ؒ کی دعوت پر شجاع آباد آیا تھا۔ یہ سلسلہ زلف جاناں کی طرح ایسا دراز ہوا کہ قاضی صاحب ؒ کے ساتھ برادرانہ رسم وراہ نے گھر کی دیواریں بھی ایک دوسرے کے لئے گرادیں۔

شرافت کی سات نشانیاں

ایک بزرگ فرماتے ہیں جو سات باتوں کا اہتمام کرے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے نزدیک شریف ہوگا۔ وہ ایمان کا ذائقہ پائے گا۔ اس کی زندگی اور موت دونوں بہتر ہوں گی۔

وہ سات باتیں یہ ہیں:

۱...... ہر کام سے پہلے بسم اللہ پڑھنا۔

۲...... ہر نیک کام سے فارغ ہوکر الحمدللہ کہنا۔

۳...... لغو کام یا گناہ کے بعد استغفر اللہ کہنا۔

۴...... آئندہ کے لئے کوئی بات کہے تو اس کے ساتھ ان شاء اللہ کہنا۔

۵...... ناگوار بات پر لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھنا۔

۶...... مصیبت پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا۔

۷...... ہر وقت کلمہ توحید کا ورد رکھنا۔

حضرت مولانا عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ آف پرمٹ کا وصال

مولانا اللہ وسایا

حضرت مولانا عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ قوم طینہ بمقام چوک پرمٹ علی پور ضلع مظفر گڑھ ۱۰ ستمبر ۲۰۱۸ء کو وصال فرما کر آخرت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی۔ دورہ حدیث جامعہ خیرالمدارس ملتان سے کیا۔ خوب مرنجاں انسان تھے۔ حق تعالیٰ نے انہیں بہت ہی خوبیوں سے نوازا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائم کردہ ادارہ مدرسہ دارالہدیٰ میں مجلس کے تحت خدمات سرانجام دینا شروع کیں اور پوری زندگی اسی جدوجہد میں گزار دی۔ مدرسہ کی تعمیر وترقی، دیکھ بھال اپنی صحت کے زمانہ میں ایسی مثالی قائم کی کہ مرکزی دفتر اور قیادت کے اعتماد پر پورا اترے۔

کچھ عرصہ سے شوگر جیسی مرض کے باعث صحت گرنا شروع ہوگئی تو بہت سارے مسائل میں بھی انحطاط در کر آئے۔ مولانا عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ انتہائی کم گو انسان تھے۔ اپنے کام میں خوب جان مار کر محنت کرتے تھے۔ اپنی برادری، بستی، چوک، گردونواح سمیت آپ کی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔ آپ نے متعدد بار حج وعمرہ کی سعادت حاصل کی۔ اللہ رب العزت کی شان بے نیازی کہ آپ کی اولاد نہ تھی۔ لیکن وہ عمر بھر تقدیر پر راضی رہے۔ حق تعالیٰ نے آپ کو غنی دل دیا تھا۔ خوب مہمان نواز تھے۔ مدرسہ دارالہدیٰ چوک میں ہے جو بھی علماء کرام یا دوست آتے آپ مسکراتے چہرہ سے ان کی خاطر مدارات کرتے۔ حق تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائے۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے بیماری کے باعث بستر سے لگ گئے تھے۔ علاج کرایا۔ ملتان ہسپتال میں بھی داخل رہے کہ وقت موعود آن پہنچا۔ ۱۱ ستمبر ۲۰۱۸ء کو عصر کے بعد نماز جنازہ ہوا۔ علاقہ بھر سے دینی قیادت، برادری، قرب وجوار کے عوام اور شاگردوں کی بھرپور حاضری تھی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے نماز جنازہ پڑھایا۔ یوں اپنے آبائی قبرستان میں رب کریم کی رحمت کے زیر سایہ سوگئے۔ حق تعالیٰ کی رحمت سدا بہاران کی قبر کو بقعہ نور بنائے رکھے۔ آمین!

جناب ملک محمد فیاض رحمۃ اللہ علیہ آف سرگودھا کا وصال

کوٹ فرید سرگودھا کے جناب ملک محمد فیاض تھے۔ سرگودھا سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد محکمہ کسٹم میں ملازمت کی۔ زندگی بھر لاہور میں تعینات رہے۔ ڈپٹی سپریڈنٹ کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔ ملازمت

کے دوران ایک قادیانی خاتون کو مسلمان کیا اور پھر اس سے شادی ہوگئی۔ ملک صاحب ؒ حضرت مولانا خواجہ خان محمد ؒ کے مرید و عاشق صادق تھے۔ ایک تو جناب ملک صاحب ؒ حضرت خواجہ ؒ کے بیعت تھے۔ دوسرا یہ کہ قادیانی خاتون کو مسلمان کر کے شادی کی۔ ان دو نسبتوں نے خوب رنگ دکھایا۔ ملک صاحب نے عقیدہ ختم نبوت کے فضائل و برکات اہمیت و حساسیت کے موضوع پر کتب پڑھیں، معلومات حاصل کیں۔ قادیانیت کے عقائد و عزائم سے باخبر ہوئے تو ایک مسلمان ہونے کے ناتے عقیدہ ختم نبوت کے مبلغ و داعی بن گئے۔ حق تعالیٰ نے آپ سے سرکاری حلقہ اثر میں خوب کام لیا۔ ان دنوں سرگودھا میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کی باگ ڈور حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کے ہاتھ میں تھی۔ ملک صاحب ؒ حضرت مولانا کو ملنے کے لئے آئے تو پہلی ملاقات میں ایک دوسرے کی محبتوں کے اسیر ہوگئے۔ بہت کم دوستوں کو معلوم ہوتا کہ جناب مولانا محمد اکرم طوفانی کا خانقاہ سراجیہ سے تعلق و وابستگی، حضرت خواجہ خان محمد ؒ سے بیعت بھی ملک محمد فیاض کی ترغیب کی مرہون منت تھی۔ اب یہ دونوں حضرات پیر بھائی بھی ہوگئے۔ مشن بھی ایک تھا اخلاص سے ان دونوں کی جوڑی بنی کہ پھر آخر تک ایک ساتھ رہے۔

ملک فیاض صاحب نے ختم نبوت کیلنڈر شائع کرنے کی داغ بیل ڈالی۔ دوستوں سے تعاون لیتے خانقاہ سراجیہ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے شائع کرتے۔ بعض دوستوں کو لاگت پر مہیا کرتے۔ فری بھی تقسیم ہوتے اور خوب ہوتے۔ ملک صاحب کی نظریاتی وابستگی بھی ملاحظہ ہو کہ ۲۰۱۹ء کے کیلنڈر کی بات ہورہی تھی کہ اس کے کچھ دیر بعد دل کی تکلیف ہوئی اور چل دیئے۔ ملک صاحب کا نام بھی فیاض تھا طبیعت میں بھی قدرت نے فیاضی سے کام لے کر ان کو بھی اسم با مسمّٰی بنادیا۔ ان کی اہلیہ کو حق تعالیٰ بہت ہی جزائے خیر دیں۔ ملک صاحب کے ہاں دن بھر، رات گئے تک مہمانوں کا دور دورہ رہتا اور اہلیہ محترمہ بھی پورا دن کچن میں گزارتیں۔ اتنی خدمت کی کہ حق ادا کردیا۔ ملازمت کے دوران لاہور ایئرپورٹ اور واہگہ بارڈر پر ڈیوٹیاں لگتیں رہیں۔ عمر بھر کبھی رشوت کے قریب تک نہ بھٹکے حق تعالیٰ نے انہیں محفوظ رکھا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی آپ نے لاہور میں رہائش رکھی۔ ہمیشہ کرایہ کے مکان میں رہے۔ اور پھر یہیں سے سفر آخرت شروع ہوا۔ ۱۵ ستمبر ۲۰۱۸ء کو آپ کے رفیق مولانا محمد اکرم طوفانی نے نماز جنازہ پڑھایا۔ لاہور اور سرگودھا سے بہت سے علماء کرام نے شرکت کی اور یوں اپنا دنیوی سفر کر کے آخرت کے سفر پر روانہ ہوگئے۔ اللہ رب العزت کی شان بے نیازی کہ بڑی چاہت سے شادی اور بڑی محبت کے ساتھ میاں بیوی نے ایک ساتھ وقت گزارا۔ لیکن قدرت کو منظور نہ تھا اولاد نہ ہوئی۔ لاولد رہے اپنے عزیزوں سے بچی لی اسے بیٹی بنایا اور بڑی چاہت سے اس کی شادی کی۔ ملک فیاض صاحب ایک اچھے دوست، ایک اچھے انسان اور بہت ہی اچھے مسلمان تھے۔ حق تعالیٰ ان کے سفر آخرت کو اچھا سے بھی اچھا بنادیں۔ آمین!

پاکستانی جامعات میں ختم نبوت ورد قادیانیت پر تحقیقی مقالات

پروفیسر حافظ بشیر حسین حامد

حال ہی میں ایک کتاب سامنے آئی ہے جس کا نام ہے ’’تحقیقات اسلامیات‘‘ جو عبدالولی خان یونیورسٹی مردان کے ایک پروفیسر صاحب ’’ڈاکٹر سعید الرحمن‘‘ کی لمبی چوڑی محنت وکاوش کا نتیجہ ہے۔ جس میں انہوں نے پاک وہند کے تقریباً ایک سو جامعات میں لکھے جانے والے ۲۲۷ پی ایچ ڈی، ۲۶۸۷/ایم فل اور ۲۹۳۱/ایم اے کی سطح پر (تکمیل شدہ وزیر تحقیق) تحقیقی مقالات کی فہرست مرتب کی ہے۔ جب اس کی ورق گردانی شروع کی تو کئی جگہ پر ختم نبوت کے عنوان سے مقالات نظر سے گزرے تو دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ ان مقالات کی فہرست مرتب کر کے ماہنامہ ’’لولاک‘‘ کو بھیج دی جائے۔ تاکہ ’’لولاک‘‘ کے صفحات میں محفوظ ہو جائے۔ جب تلاش شروع کی تو ۳۶ مقالات کی یہ فہرست مرتب ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین!

آرزو یہ ہے کہ جس طرح حضرت مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم نے ’’احتساب قادیانیت‘‘ ۶۰ جلدوں میں ’’ختم نبوت‘‘ اور ’’رد قادیانیت‘‘ پر لکھے جانے والے نوادرات کو اکٹھا کر کے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے، اسی طرح کوئی ہمت والا مذکورہ جامعات سے ان مقالات کا عکس حاصل کر کے ان کو کتابی شکل میں طبع کروادے تو یہ کئی جلدیں بن جائیں گی۔ جو ’’ختم نبوت کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔ یہ صرف پاکستانی جامعات کی اردو مقالات کی فہرست ہے۔ ہندوستان یا دیگر ممالک کے جامعات میں اس موضوع پر جو مقالات لکھے گئے یا مدارس عربیہ کے درجہ تخصص کے طلبہ نے اس عنوان پر جو کام کیا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ ابھی تک اس میدان کی تحقیقات سامنے نہیں آسکیں۔ شاید اس پر بھی کسی نے کام کیا ہو مگر ابھی اس تک ہماری رسائی نہیں ہو سکی۔ اللہ کرے کوئی ایسا مرد میدان کھڑا ہو جائے جو ڈاکٹر سعید الرحمن کی طرح پاک وہند ودیگر عالمی سطح کے جامعات اور دینی مدارس میں لکھے جانے والے عربی وانگریزی مقالات کی فہرست مرتب کرلے۔

معلوم مقالات کی فہرست حسب ذیل ہے:

۱...... برصغیر میں ختم نبوت پر لکھی گئی کتب کا جائزہ: مقالہ نگار: فیصل امین: نگران: ڈاکٹر قاری محمد طاہر: شعبہ علوم اسلامیہ وعربی: گورنمنٹ کالج یونیورسٹی: (جی یوسی) فیصل آباد: پنجاب: سیشن ۱۹۹۸ء تا ۲۰۰۰ء

۲...... برصغیر پاک و ہند میں تحریک ختم نبوت: ایک تاریخی و تجزیاتی مطالعہ: مقالہ نگار: ظفر اللہ بیگ: نگران تحقیق: ڈاکٹر محمد سلیم ملک: شعبہ تاریخ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور: سن تکمیل ۱۹۹۸ء

۳...... پاکستان میں تحریک ختم نبوت کے مذہبی اور سماجی اثرات: مقالہ نگار: گل محمد بن درایمان خان: نگران: پروفیسر سید محمد سعید شعبہ تقابل ادیان و اسلامک کلچر: یونیورسٹی آف سندھ جام شورو: سن تکمیل: ۱۹۹۹ء: صفحات ۴۷۱

۴...... پاکستان میں تحفظ ختم نبوت کے متعلق اقدامات کا تحقیقی جائزہ: مقالہ نگار: شہزادہ محمد رمضان: نگران: ڈاکٹر محمد صدیق: شعبہ عربی و علوم اسلامیہ و تحقیق: گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان: سیشن ۲۰۰۹ء تا ۲۰۱۱ء

۵...... تحریک تحفظ ناموس مصطفیٰ ﷺ پر اہل سنت والجماعت پاکستان کی خدمات کا مطالعہ: مقالہ نگار: زاہدہ نواز: نگران مقالہ: ظفر اقبال ریسرچ ایسوسی ایٹ، شعبہ اسلامی فکر، تاریخ و ثقافت، کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ علامہ اقبال یونیورسٹی اسلام آباد: ۲۰۱۶ء

۶...... تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے پیر مہر علی شاہ ؒ کی فکری خدمات کا تحقیقی مطالعہ: مقالہ نگار: اکبر علی: نگران: ڈاکٹر غلام شمس الرحمٰن، شعبہ علوم اسلامیہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان: سیشن ۲۰۱۲ء تا ۲۰۱۴ء

۷...... تحفظ ختم نبوت میں علماء فیصل آباد کا کردار: مقالہ نگار: شفیق احمد: نگران: ڈاکٹر محمد حامد رضا: نظامت فاصلاتی تعلیم، شعبہ علوم اسلامیہ و عربی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی (جی یو سی) فیصل آباد، پنجاب: سیشن ۲۰۱۲ء تا ۲۰۱۴ء

۸...... عقیدہ ختم نبوت اور پیر مہر علی شاہ ؒ کی مساعی: مقالہ نگار: محمد اکرام: نگران: ڈاکٹر شیر علی: شعبہ علوم اسلامیہ و عربی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی (جی یو سی) فیصل آباد، پنجاب: سیشن ۲۰۱۳ء تا ۲۰۱۵ء

۹...... تحفظ ناموس رسالت پر اردو ادب کا جائزہ: محقق: عثمان امتیاز: نگران: ڈاکٹر غلام علی خان: ادارہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور: ۲۰۱۲ء

۱۰...... تحفظ و ناموس رسالت کے حوالے سے (مختلف ادوار میں) کیے گئے کام کا جائزہ: (ماخوذ از رہنمائے تحقیق) پشاور یونیورسٹی پشاور: ۲۰۰۹ء

۱۱...... ختم نبوت کے حوالے سے سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ کی خدمات کا جائزہ: مقالہ نگار: محمد عامر: نگران: ڈاکٹر نورالدین جامی: شعبہ علوم اسلامیہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان: سیشن ۲۰۰۲ء تا ۲۰۰۴ء

۱۲...... ختم نبوت: مقالہ نگار: عبدالصمد خان: نگران: اظہار الحق: شعبہ علوم اسلامیہ گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان (خیبر پختونخوا)

۱۳...... ختم نبوت احادیث کی روشنی میں: مقالہ نگار: نورین بیگم: نگران مقالہ: ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف: شعبہ علوم اسلامیہ عبدالولی خان یونیورسٹی مردان، مین کیمپس (کالج چوک)، مردان (خیبر پختونخوا) سن تکمیل: ۲۰۱۱ء

۱۴...... ختم نبوت پر تحقیقی مطالعہ: مقالہ نگار: زبیر احمد صدیقی: نگران: علی اصغر سلیمی: شعبہ علوم اسلامیہ، بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان: سیشن ۱۹۸۶ء تا ۱۹۸۸ء

۱۵...... ختم نبوت قرآنی آیات کی روشنی میں: مقالہ نگار: فرخندہ شاہ: نگران:: ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف: شعبہ علوم اسلامیہ عبدالولی خان یونیورسٹی مردان، مین کیمپس (کالج چوک)، مردان (خیبر پختونخوا): سن تکمیل: ۲۰۱۱ء

۱۶...... ختم نبوت کے استدلالات کا تجزیہ اور علماء پاکستان: مقالہ نگار: جویریہ ضیاء: نگران تحقیق: ڈاکٹر محمد عبداللہ: ادارہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور (پنجاب): ۲۰۰۷ء

۱۷...... دلائل ختم نبوت اردو تفاسیر کی روشنی میں: محققہ: عروشہ مشتاق: شعبہ عربی وعلوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی لاہور: سیشن ۲۰۰۷ء تا ۲۰۱۱ء

۱۸...... ردقادیانیت پر سید مودودی کی خدمات کا مطالعہ: مقالہ نگار: زینب اقبال: نگران تحقیق: احسان الرحمٰن غوری: ادارہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور: (پنجاب) ۲۰۰۸ء

۱۹...... ردقادیانیت میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا کردار: (تحقیقی مقالہ برائے بی ایس علوم اسلامیہ) مقالہ گار: تنزیل الرحمٰن: نگران: محمد عتیق حیدر: شعبہ علوم اسلامیہ کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز، منہاج یونیورسٹی لاہور: سیشن ۲۰۰۸ء تا ۲۰۱۲ء

۲۰...... عالمی مجلس ختم نبوت کی خدمات کا جائزہ: مقالہ نگار: حافظ محمد شفیق: نگران کار: عاصم نعیم: ادارہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور: ۲۰۱۳ء

۲۱...... عصر حاضر میں قادیانیوں کی دعوتی سرگرمیاں: (مقالہ برائے بی ایس اسلامک سٹڈیز): مقالہ نگار: رابعہ مجید: نگران: عائشہ جبین: شیخ زاید اسلامک سنٹر پنجاب یونیورسٹی قائداعظم کیمپس لاہور: ۲۰۱۲ء

۲۲...... عقیدہ ختم نبوت: مقالہ نگار: ڈاکٹر سید باچا آغا: نگران تحقیق: ڈاکٹر عبدالعلی اچک زئی: شعبہ علوم اسلامیہ بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ: ۲۰۰۰ء

۲۳...... عقیدہ ختم نبوت پر عقلی دلائل کا تجزیاتی مطالعہ: مقالہ نگار: حافظ عنایت اللہ خان: نگران تحقیق: ڈاکٹر محفوظ احمد: شعبہ علوم اسلامیہ وعربی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی (جی سی یو) فیصل آباد: سیشن ۲۰۰۷ء تا ۲۰۰۹ء

۲۴...... عقیدہ ختم نبوت کے حوالہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریک کے عقائد ونظریات پر ایک تنقیدی جائزہ: مقالہ نگار: کرن مشکبار فاطمہ: نگران تحقیق: ڈاکٹر نورالدین جامی/محمود سلطان کھوکھر: شعبہ علوم اسلامیہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان: سیشن ۲۰۰۱ء تا ۲۰۰۳ء

۲۵...... عقیدہ ختم نبوت کے حوالہ سے مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی دینی خدمات: مقالہ نگار: محمد فاروق خان: نگران: عبدالقدوس صہیب: شعبہ علوم اسلامیہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان: سیشن ۱۹۹۹ء تا ۲۰۰۱ء

۲۶...... علمائے لدھیانہ کا رد قادیانیت میں کردار: مقالہ نگار: سلطان سکندر: نگران تحقیق: پروفیسر ڈاکٹر صدیق خان: شعبہ اسلامی قانون، کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد: ۲۰۰۷ء: صفحات ۲۱۹

۲۷...... قادیانیت اور بہائیت۔ عقائد کا تقابلی مطالعہ: مقالہ نگار: انوار حسین: نگران: ڈاکٹر محمد اشرف: ادارہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور: ۲۰۱۱ء

۲۸ قادیانیت پر اقبال کی تحریروں کی تدوین: محقق: محمد عاصم رشید: نگران: ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی: شعبہ اقبالیات علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد: ۱۹۹۵ء

۲۹...... قادیانیت کے محرکات ومضمرات۔ تجزیاتی مطالعہ: مقالہ نگار: محمد عرفان: نگران: جہان خان یزدانی: ادارہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور: ۲۰۰۷ء

۳۰...... قادیانیت میں تصور جہاد: مقالہ نگار: ثناء حسین: نگران مقالہ: عاصم نعیم: ادارہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور: ۲۰۱۳ء

۳۱...... قادیانیوں کی لکھی گئی تفاسیر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ: مقالہ نگار: محمد عمران: نگران: پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر: شعبہ علوم اسلامیہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور: پنجاب: سیشن: ۲۰۱۰ء تا ۲۰۱۳ء (اس مقالہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے ''قادیانی تفاسیر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ'' کے عنوان سے کتابی صورت میں شائع کیا ہے)

۳۲...... قانون توہین رسالت پر اعتراضات کا علمی جائزہ: مقالہ نگار: امیر نواز خان: نگران: ڈاکٹر محمد اظہار الحق: شعبہ عربی، علوم اسلامیہ وتحقیق، گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان: سیشن ۲۰۰۹ء تا ۲۰۱۱ء

۳۳...... قانون توہین رسالت کی بابت عدالتی فیصلوں کا تحقیقی جائزہ: مقالہ نگار: حافظ ام سلمیٰ: نگران: پروفیسر ڈاکٹر سعید الرحمٰن: شعبہ علوم اسلامیہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان: سیشن ۲۰۰۱ء تا ۲۰۰۳ء

۳۴...... مسئلہ ختم نبوت اور پارلیمانی اجتہاد۔ فکر اقبال کی روشنی میں: مقالہ نگار: عاصمہ بخاری: نگران: ڈاکٹر شاہد اقبال کامران: شعبہ اقبالیات: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد: (زیر تکمیل)

۳۵...... مسئلہ شتم رسول پر ابن تیمیہ اور تقی الدین سبکی کی تصانیف کا تقابلی جائزہ: مقالہ نگار: حافظ ذوالفقار علی: نگران: ڈاکٹر حامد رضا: شعبہ علوم اسلامیہ وعربی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی (جی یوسی) فیصل آباد، پنجاب: سیشن ۲۰۰۹ء تا ۲۰۱۱ء

۳۶...... مسیح علیہ السلام اور مسیحیت کے بارے میں میں مرزا غلام احمد قادیانی کے نظریات: مقالہ نگار: محمد عبد اللہ: نگران کار: پروفیسر ڈاکٹر سعید الرحمٰن: شعبہ علوم اسلامیہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان: سیشن ۲۰۱۳ء تا ۲۰۱۵ء!

بھکر میں قادیانیت کے خلاف ایک اور کامیابی

بھکر میں جنرل الیکشن سے چند روز قبل اطلاع ملی کہ ڈاکٹر نذر حیات مجوکہ قادیانی، خوشاب سے تبدیل ہوکر بھکر میں سی پی او ہیلتھ کی سیٹ پر تعینات ہوگیا ہے۔ خوشاب میں اس نے اپنی تعیناتی دور میں قادیانیت کو خوب فروغ دیا۔ خوشاب کے ایٹمی پلانٹ کے گرد نوسو پانچ کنال زمین قادیانیوں کو دلوائی۔ سکیسر ایئر بیس کے قریب بھی قادیانیوں کو زمین دلوائی۔ قادیانی ڈی پی او ابوبکر خدا بخش نحوکہ اور وقاص نحوکہ نے ان سے بھرپور تعاون کیا۔ بندہ نے اخباری خبر فوراً ارسال کی۔ جامع مسجد عمر فاروقؓ میں نذر حیات کی تعیناتی پر احتجاج کیا۔ تمام جماعتوں کا اجلاس بلا کر احتجاج ریکارڈ کرایا گیا۔

الحمدللہ! پورا ضلع متفق ہوکر میدان عمل میں آیا اور آئندہ جمعہ میں ضلع بھر کی مساجد میں احتجاج ریکارڈ ہوا۔ نواز شریف دور میں اس کا بھائی شوکت حیات مجوکہ ٹی ایم او بھکر تعینات ہوا تھا۔ سینٹر ظفر اللہ خان ڈھانڈلہ اور ایم این اے ڈاکٹر محمد افضل ڈھانڈلہ سے احتجاجاً درخواست کی تھی۔ انہوں نے ٹی ایم او قادیانی کو فوراً نکال دیا تھا۔ اب عوامی احتجاج پر ڈاکٹر نذر حیات مجوکہ قادیانی ۳۰ اگست کو خود ہی ضلع چھوڑ کر برطانیہ بھاگ گیا۔ مصدقہ معلوم ہوا ہے کہ قادیانی ڈاکٹر نذر حیات کے پاس برطانیہ کی شہریت بھی ہے۔ بھکر کے مسلمانوں کی مساعی اور حضرت خواجہ خلیل احمد مدظلہ کی دعائیں کام آئیں کہ ایک بار پھر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ پر مسلمانوں کو کامیابی نصیب ہوئی۔ فللحمد للہ اولاً و آخراً!

(ڈاکٹر دین محمد فریدی: بھکر)

کیا قرآن کی رو سے بشر کا آسمان پر جانا ناممکن ہے؟

مولانا عبدالحکیم نعمانی

قرآن میں لفظی ہیر پھیر کر کے قادیانی اپنے عقائد کو ثابت کرنے کی جو کوشش کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک مثال یہ ہے کہ کسی بشر کا آسمان پر جانا محال ہے۔ اس کے لئے سورۃ بنی اسرائیل کی ایک آیت پیش کرتے ہیں: ''او یکون لک بیت من زخرف او ترقیٰ فی السماء ...... الخ: بنی اسرائیل ۹۳'' ﴿یا پھر تمہارے لئے ایک سونے کا گھر پیدا ہو جائے۔ یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ، اور ہم تمہارے چڑھنے کو بھی اس وقت تک نہیں مانیں گے جب تک تم ہم پر ایسی کتاب نازل نہ کردو جسے ہم پڑھ سکیں۔ (اے پیغمبر!) کہہ دو کہ: سبحان اللہ! میں تو ایک بشر ہوں جسے پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہے۔﴾

اس آیت سے وہ استدلال کرتے ہیں کہ چونکہ نبی ﷺ کو اللہ نے فرمایا کہ آپ ان نشانیوں کے جواب میں کہیں کہ میں تو ایک بشر رسول ہوں۔ اس لئے ثابت ہوا کہ بشر رسول آسمان پر نہیں جا سکتا۔ لہٰذا عیسیٰ علیہ السلام کا بھی آسمان پر جانا محال ہے۔ یہ اتنا بڑا دھوکہ ہے قادیانیوں کا جس کی مثال نہیں ملتی۔ آیئے! اس آیت کے سیاق و سباق کو دیکھتے ہیں:

پہلا مطالبہ:...... ''وقالوا لن نومن لک حتیٰ تفجر لنا من الارض ینبوعا: بنی اسرائیل ۹۰'' ﴿اور کہتے ہیں کہ ہم تم پر اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک تم زمین کو پھاڑ کر ہمارے لئے ایک چشمہ نہ نکال دو۔﴾

دوسرا مطالبہ:...... ''او تکون لک جنۃ من نخیل و عنب فتفجر الانھر: بنی اسرائیل ۹۱'' ﴿یا پھر تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ پیدا ہو جائے، اور تم اس کے بیچ بیچ میں زمین کو پھاڑ کر نہریں جاری کردو۔﴾

تیسرا اور چوتھا مطالبہ:...... ''او تسقط السماء کما زعمت علینا کسفا او تاتی باللہ والملئکۃ قبیلا: بنی اسرائیل ۹۲'' ﴿یا جیسے تم دعوے کرتے ہو، آسمان کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اسے ہم پر گرادو۔ یا پھر اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے آمنے سامنے لے آؤ۔﴾

پانچواں اور چھٹا مطالبہ:...... ''او یکون لک بیت من زخرف او ترقیٰ فی السماء ...... الخ: بنی اسرائیل ۹۳'' ﴿یا پھر تمہارے لئے ایک سونے کا گھر پیدا ہو جائے، یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ، اور ہم تمہارے چڑھنے کو بھی اس وقت تک نہیں مانیں گے جب تک تم ہم پر ایسی کتاب نازل نہ کردو جسے

ہم پڑھ سکیں۔(اے پیغمبر!) کہہ دو کہ: سبحان اللہ! میں تو ایک بشر ہوں جسے پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہے۔اس سے زیادہ کچھ نہیں۔﴾

آیت۹۰ سے ۹۳ تک کا اگر آپ مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ کفار نے کل چھ مطالبات کئے تھے۔ ہر ایک کے درمیان ''او'' یعنی یا کا لفظ ہے کہ اگر ایک نہیں تو دوسرا مطالبہ پورا کر دیں۔یعنی ان میں سے اگر ایک بھی مطالبہ پورا کر دیا جائے تو وہ ایمان لائیں گے۔

چونکہ اللہ جانتا تھا کہ یہ لوگ محض ہٹ دھرمی کی وجہ سے ایسے مطالبات کر رہے ہیں۔اس لئے اللہ نے حکم فرمایا کہ: آپ فرمادیجئے کہ میں تو ایک بشر رسول ہوں۔یہ ان تمام مطالبات کے جواب میں تھا۔نہ کہ صرف آسمان پر چڑھنے کے جواب میں۔ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہے کہ نبی اپنی طاقت سے نہیں۔بلکہ اللہ کی عطاء سے معجزہ دکھاتا ہے۔یعنی معجزہ نبی کے ہاتھ پر اللہ کی قدرت کا اظہار ہوتا ہے کہ یہ شخص اللہ کی طرف سے ہے۔یہی ہمارا عقیدہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ ان کو اللہ نے اٹھالیا۔نہ کہ وہ اپنی طاقت سے گئے۔

آیئے!اب قرآنی آیات سے دیکھتے ہیں کہ کیا یہ تمام کام اللہ کی سنت کے خلاف ہیں یا ان کا ظہور پہلے اللہ نے فرمایا ہے؟ کیونکہ اگر ایک کا اظہار ثابت ہو جائے تو دوسرے بھی ثابت ہو جائیں گے۔جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا کہ ہر ایک کے درمیان ''او'' یعنی ''یا'' کا لفظ ہے اور جواب بھی سب فرمائشوں کے بارے میں ہے۔

پہلا مطالبہ:......''ہم تم پر تب ایمان لائیں گے اگر چشمہ جاری کر دے۔''

یہ معجزہ پہلے موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر ظاہر ہو چکا تھا۔وہ وقت بھی یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے کہا اپنی لاٹھی پتھر پر مارو۔چنانچہ اس پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ہر ایک قبیلے نے اپنے پانی لینے کی جگہ معلوم کر لی۔ہم نے کہا اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ،اور زمین میں فساد مچاتے مت پھرنا۔

دوسرا مطالبہ:......یا پھر تمہارے لئے انگور و کھجور کا باغ ہو جس کے درمیان تو نہر جاری کر دے۔یہ بھی ناممکنات میں سے نہیں ہے۔بلکہ اللہ ایسا ظاہر فرما چکا اور آج بھی ایسا ممکن ہے۔انہیں ان دو شخصوں کی مثال بھی سنا دے جن میں سے ایک کو ہم نے دو باغ انگوروں کے دے رکھے تھے اور جنہیں کھجوروں کے درختوں سے ہم نے گھیر رکھا تھا اور دونوں کے درمیان کھیتی لگا رکھی تھی۔دونوں باغ اپنا پھل خوب لائے اور اس میں کسی طرح کی کمی نہ کی اور ہم نے ان باغوں کے درمیان نہر جاری کر رکھی تھی۔

تیسرا اور چوتھا مطالبہ:......یہ بھی محال نہیں ہے۔دیکھئے سورہ البقرہ کی آیت:۲۱۰ اور سورہ انفطار کی ابتدائی آیات کہ قیامت کے روز ان نشانیوں کا بھی لازم ظہور ہوگا۔کیونکہ کفار یہ کہہ رہے تھے کہ جیسا کہ تمہارا دعویٰ ہے کہ آسمان ٹوٹے گا تو ابھی توڑ دے۔

پانچواں اور چھٹا مطالبہ:...... یہ بھی بشر کے لئے محال نہیں ہے۔ سونے کا گھر بنایا جا سکتا ہے۔ بلکہ اللہ نے خود فرمایا ہے کہ اگر یہ نہ ہوتا کہ سارے لوگ ہی کافر ہو جائیں گے تو اللہ کافروں کے گھر سونے چاندی کے بنا دیتا۔ طوالت کی وجہ سے آیات نہیں لکھ رہا۔

دیکھئے! اب اگر باقی سارے نشان اللہ رب العزت نے وقتاً فوقتاً دکھائے اور ناممکنات میں سے نہیں تو پھر آسمان پر لے جانے کو کیوں الگ کر کے بیان کیا جاتا ہے مرزائی احباب کی طرف سے؟ حالانکہ اس آیت کی رو سے تو پھر یہ سارے کام ہی ناممکنات میں داخل ہونے چاہئیں۔

آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت سیمینار ٹوبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نبوت، پاکستان علماء کونسل ٹوبہ کے زیر اہتمام ۳۰ راگست بروز جمعرات دن دس بجے لاثانی ہوٹل رجانہ روڈ ٹوبہ میں آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت ﷺ سیمینار منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جامعہ دارالعلوم ربانیہ کے مدیر قاری محمد انور نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک قاری ناصر عمران نے کی۔ ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ مولانا غلام مرتضیٰ نفیسی نے پیش کیا۔ عالمی مجلس کے مرکزی رہنماء مولانا محمد اسماعیل صاحب شجاع آبادی، پی ٹی آئی کے نومنتخب ایم پی اے سعید احمد سعیدی، مسلم لیگ ن کے ضلعی صدر اور سابقہ ایم پی اے امجد علی جاوید، انجمن تاجران کے صدر امجد عظیم، مسلک اہلحدیث کے ترجمان علامہ برق التوحیدی، مسلک بریلوی کے ترجمان سنی تحریک کے ضلعی صدر مولانا صاحبزادہ منعم حسنین صدیقی، مجلس احرار اسلام کے مولانا لطف اللہ لدھیانوی، چوہدری نذیر احمد، عالمی وحدت اسلامی مشن کے امیر مولانا ڈاکٹر رفیق انور چشتی، جے یو آئی ٹوبہ کے امیر مولانا مجیب الرحمٰن لدھیانوی، پاکستان علماء کونسل ٹوبہ کے امیر مولانا سعد اللہ لدھیانوی، عالمی اتحاد اہلسنت والجماعت کے مولانا طیب گجر، مفتی محمد عابد فرید، صحافت کے چوہدری عبدالجبار طاہر، مسیح برادری کے رہنماء رشید جلال اور مسیحیت کے ضلعی فادر شفیق نے مشترکہ بیانات میں کہا کہ ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں مگر آنحضرت ﷺ کی عزت وناموس پر کوئی آنچ بھی نہیں برداشت کر سکتے۔ ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے کسی بھی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔ سیمینار کی نگرانی ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے کی۔ اختتامی دعاء دارالعلوم عیدگاہ ٹوبہ کے استاذ الحدیث ورئیس دارالافتاء مولانا مفتی محمد قاسم امین نے کروائی۔

بعد ازاں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بعد نماز مغرب جامع مسجد بلالؓ غلہ منڈی میں بیان فرمایا۔ ۳۱ راگست بروز جمعتہ المبارک کو فجر کا درس قرآن مرکزی جامع مسجد چک نمبر ۲۵۷ گ ب میں عظمت ناموس رسالت ﷺ پر دیا۔ دارالعلوم ربانیہ کے مہتمم مولانا محمد انور کی خیریت دریافت کی۔ مولانا عبدالجلیل، مولانا محمد سہیل مولانا محبوب احمد سے جماعتی کام پر بھی تبادلہ خیال فرمایا۔

جناب عبدالعزیز بھٹی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب

ادارہ!

جناب چیئرمین! اس معزز ایوان کی اسپیشل کمیٹی کے سامنے جو خاص بات زیر غور ہے وہ یہ ہے کہ جو لوگ پاکستان میں پاکستان کے شہری ہیں اور وہ حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے پر یقین نہیں رکھتے، ان کا اسلام میں کیا مقام ہے۔ اس ضمن میں جو شہادت یہاں مرزا ناصر احمد صاحب نے دی اور اس کے بعد لاہوری جماعت کے صدر مولانا صدر الدین صاحب نے دی۔ پھر ان پر جرح ہوئی۔ بہت سے ایسے مقامات پر انہیں ہر طرح کا موقع دیا گیا کہ وہ اپنا پوائنٹ آف ویو پیش کریں۔ اس تمام جرح اور ان کے بیان کو مدنظر رکھتے ہوئے میں کچھ گزارشات کروں گا۔

میں لمبی چوڑی تقریر نہیں کرنا چاہتا۔ پہلی بات جو انہوں نے اعتراض کیا ہے وہ یہ تھا کہ اس اسمبلی کو ان قراردادوں پر غور کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اس ضمن میں، میں ایک دو باتیں آئین کے حوالے سے عرض کروں گا۔ وہ یہ ہیں کہ جہاں تک پاکستان کے آئین کا تعلق ہے، اس میں آرٹیکل ۲ اس طرح کا ہے:

"Islam shall be the state relegion of Pakistan."

(اسلام پاکستان کا ریاستی مذہب ہوگا)

جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ پاکستان ایک ایسی اسٹیٹ ہے۔ جو مذہبی نظریات پر مبنی ہے۔ نہ کہ یہ کوئی غیر مذہبی سٹیٹ ہے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ اس حکومت کی یہ ذمہ داری ہے۔ یہ فرض بنتا ہے فیڈرل گورنمنٹ کا کہ وہ اسلام کے بارے میں، اسلام کی protection (حفاظت) کے لئے، اسلام کی ان متعین حدود کے لئے، اسلام کی بھلائی کے لئے اور اسلام کو برقرار رکھنے کے لئے وہ ہر طرح کا قانون بنائے اور اس کی نگہبانی کرے۔ اس ضمن میں اگر کوئی فرقہ کوئی جماعت، کوئی مذہب پاکستان کے اندر یا پاکستان کے باہر مذہب اسلام کے خلاف کسی قسم کی کوئی بات کرے، تو میں سمجھتا ہوں اس کا چیلنج اسے قبول کرنا چاہئے اور اس کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ میں یہ ایک ذمہ داری بنتی ہے پاکستان کی حکومت پر۔

نمبر دو اس میں آرٹیکل ہے ۲۰۔ اس میں ہے:

"Subject to law, public order and morality,

(اگر قانون، امن عامہ اور اخلاقیات اجازت دیں)

(a) every citizen shall have the right to profess, practise and

propagate his religion, and

(a)ہر شہری کو اپنے مذہب کو ظاہر کرنے، عمل کرنے اور تبلیغ کرنے کا حق حاصل ہوگا اور......

(b) every religious denomination and every sect thereof shall have the right to establish, maintain and manage its religious institutions.

(b)ہر مذہبی گروہ اور فرقے کو اپنے مذہبی ادارے قائم کرنے، انہیں برقرار رکھنے اور انتظام کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

جہاں تک اس آرٹیکل کا تعلق ہے یہ بات بالکل واضح ہے کہ حکومت کو اور حکومت کی اتھارٹی جیسا کہ یہ ہاؤس ہے۔ لیجسلیٹیو باڈی کو یہ مکمل طور پر اختیار ہے کہ وہ کچھ کسی حد تک قانون یہ بنائے کہ جس میں ***Public order and morality*** (امن عامہ اور اخلاقیات) جو ہے وہ قائم ہو سکے۔ اس ضمن میں یہ اسمبلی اگر کوئی قانون بنانا چاہے تو اسے پورا اختیار ہو۔ سوال یہ رہ جاتا ہے کہ آیا پاکستان کے لوگوں کو جو مسلمان ہیں وہ اگر یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے مذہب پر، ان کے ***Faith*** (عقیدہ) پر، ان کے ایمان پر، ایک ایسا فرقہ یا کچھ لوگ اس ملک کے اندر اس طرح سازشیں کر رہے ہیں جس سے ان کے مذہب کو، ان کے بنیادی حقوق کو، ان کے اپنے ***Faith*** (عقیدہ) کو اور ان کے ایمان کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ تو کیا اس اسمبلی کو اختیار نہیں ہے کہ وہ اس طرح کا کوئی قانون بنائے کہ ان کے حقوق پر، ان کے ***Faith*** (عقیدہ) پر، ایمان پر کوئی آنچ نہ آئے؟ ان کے ***Faith*** (عقیدہ) ایمان کا کوئی نقصان نہ ہو۔ یہ بات درست ہے کہ ***Fundamental rights*** (بنیادی حقوق) میں ہر کسی کو یہ حق ہے کہ اس کے معاملات ذاتی جو ہیں۔ اس طرح کے اس میں کوئی دخل نہ دے۔ لیکن یہ حق دوسروں کو بھی پہنچتا ہے اور یہ حق دوسرے کو بھی دینا چاہئے کہ انہیں کوئی حق نہیں۔

میں اس میں یہ وضاحت کرتا ہوں کہ اگر مرزائیت کے لوگ مرزائی یا قادیانی جو ہیں۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے اپنے اس طرح کے ***Faith*** (عقیدہ) میں کوئی دخل اندازی نہ کرے تو انہیں بھی یہ حق دینا چاہئے۔ ہم لوگوں کو یا دوسرے لوگوں کو، مسلمانوں کو، کہ ان کا جو حق ہے، ان کی جو سوچ ہے، ان کا جو ***faith*** (عقیدہ) ہے، وہ ان میں دخل اندازی نہ کریں۔ اسے خراب کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اسے خلط ملط کرنے کی کوشش نہ کریں۔ مذہب اسلام مرزا قادیانی کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ مذہب اسلام کی جو حدود ہیں۔ یا جو کچھ اس کے اصول ہیں وہ اللہ تعالیٰ نے متعین کئے ہیں۔ قرآن مجید میں ان کا تعین کیا گیا ہے۔ اس میں اگر کوئی تبدیلی کرے گا تو یہاں جو لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اسلام پر ایمان رکھتے ہیں۔ انہیں یہ حق پہنچتا ہے کہ اسے چیلنج کریں کہ یہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہو۔ یہ ذمہ داری ہے اس حکومت کی۔ اس لحاظ سے میں

سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ اعتراض جو ہے وہ قابل قبول نہیں اور اس اسمبلی کو یہ اختیار ہے کہ وہ اسے چیلنج کرے۔

پھر ایک آرٹیکل ۳۱ جس میں یہ حکومت پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ:

(I)Steps shall be taken to enable the Muslims of Pakistan, individually and collectively, to order their lives in accordance with the fundamental principles and basic concepts of Islam and to provide facilities whereby they may be enabled to understand the meaning of life according to the Holy Quran and Sunnah."

(ایسے اقدامات اٹھائے جائیں گے کہ پاکستانی مسلمان انفرادی اور اجتماعی طور پر اسلام کے بنیادی تصورات اور بنیادی اصولوں کے مطابق اپنی زندگیاں گزار سکیں اور انہیں اس قابل بنایا جائے کہ وہ قرآن وسنت کی روشنی میں اپنی زندگی کے معنی سمجھ سکیں)

اس سے بھی مطلب بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ یہ بھی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ یہاں کے لوگوں کو جو مسلمان ہیں، انہیں اس طرح کی *Facilities provide* (سہولیات فراہم) کی جائیں، خواہ وہ قانون بنانے سے ہوں، خواہ کسی اور طریقے سے ہوں۔ وہ اس طرح کے حالات پیدا کریں کہ لوگ صحیح اسلام کو اپنائیں اور صحیح اسلامی زندگی جو ہے، اسے اپنا کر اپنی منزل تک پہنچیں۔ نہ کہ اس طرح کے لوگوں کو اجازت دیں کہ جو مرضی ہے وہ چاہے اسلام کو بگاڑیں۔ طرح طرح کی تاویلیں کریں، طرح طرح کے معانی اور طرح طرح کی قرآن مجید کی وہ تاویلیں کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں۔ تو اس لحاظ سے بھی میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی اس طرح کی بات کرنے کی کوشش کرے تو یہ اسمبلی دخل اندازی کر سکتی ہے، قانون بنا سکتی ہے۔ انہیں منع کرنا چاہئے۔ جو کچھ بھی *Merit* (میرٹ) پر فیصلہ ہوگا، وہ انہیں اپنانا چاہئے۔

ایک اور بات! انہوں نے یہ اعتراض کیا تھا کہ فیڈرل گورنمنٹ کی جو فیڈرل لسٹ ہے۔ یہاں کانسٹی ٹیوشن نے دی ہے۔ اس میں یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کوئی قانون بنائے، یا اگر یہ کوئی سبجیکٹ تھا تو یا تو یہ اس صورت میں *Residuary powers* (باقی ماندہ اختیارات) میں آنا چاہئے اور وہ صوبائی حکومتوں کا کام ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ فیڈرل لسٹ میں سیریل نمبر ۵۸ پر یہ فیڈرل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ وہ ایسی کوئی چیز جو فیڈرل گورنمنٹ سے متعلقہ ہو، اس ضمن میں قانون بنائے۔ میں یہ اس لئے ریفر کر رہا ہوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس دستور کو *Amend* (ترمیم) کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر (معیارات) *Merits* پر کوئی فیصلہ ہو تو اس میں دستور کو *Amend* (ترمیم) کرنے کی

ضرورت نہیں ہے۔ایک Simple (سادہ) سی بات ہے کہ یہ نیشنل اسمبلی یا پارلیمنٹ جوائنٹ سیشن میں کسی طریقے سے قانون بن سکتا ہے اور وہ یہ ہے:

Serial No.58 of the Federal legislative list.

(وفاقی قانون سازی فہرست کا سیریل نمبر ۵۸)

"Matters which under the Constitution are within the legislative competence of Parliament or relate to the Federation.

(ایسے معاملات جو آئین کے تحت پارلیمنٹ کی قانون سازی کے اختیار یا وفاق سے متعلق ہوں)

تو آرٹیکل ۲ اور ۲۰ اور ۳۱ کے تحت یہ مسئلہ جو ہے، فیڈرل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے۔اس لحاظ سے اس فیڈرل لسٹ کے اس سیکشن ۵۸ کے تحت یہ قانون بنایا جاسکتا ہے۔اور آخری بات کہ آیا یہ اسمبلی مجاز ہے یا نہیں؟ وہ یہ ہے کہ ہمارے ملک کے قانون کے مطابق چونکہ انہوں نے خود نیشنل اسمبلی کو، سپیکر نیشنل اسمبلی کو یہ لکھا کہ ہمیں بلایا جائے، ہمیں سنا جائے۔انہوں نے By conduct surrender (عملی طور پر تسلیم کرنا) کیا ہے۔یہاں آکر انہوں نے سٹیٹمنٹ دی ہے اور انہوں نے اس بات کی ذمہ داری قبول کی ہے کہ یہ اسمبلی مجاز ہے تو اب وہ اس بات کا انکار نہیں کر سکتے کہ اس اسمبلی کو اختیار نہیں۔اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک ان کے اس اعتراض کا تعلق تھا یہ رد ہوتا ہے۔

اب رہا مسئلہ Merit (معیار) پر کہ آیا وہ لوگ عقیدے کے لحاظ سے مسلمان ہیں یا نہیں ہیں۔ ان کا مذہب کیا ہے۔ان کا ایمان کیا ہے۔میں سمجھتا ہوں بے شمار اس پر تقریریں بھی ہوئیں، شہادت بھی لی گئی ہے۔جرح بھی ہوئی ہے اور معزز ایوان کے بے شمار ممبران نے طرح طرح کے حوالے بھی یہاں ہاؤس میں پیش کئے ہیں۔تو ایک بات میں بڑے واضح الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں کہ اس کا وہ بھی انکار نہیں کرتے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں۔کس طرح کا نبی مانتے ہیں یہ ایک تاویل کی بات ہے۔یہ ایک ان کے اپنے مطلب کی بات ہے۔کبھی ظلی کہتے ہیں، کبھی بروزی کہتے ہیں۔کبھی چھوٹا کہتے ہیں، کبھی بڑا کہتے ہیں۔

بہرحال یہ بات طے شدہ ہے اور جب خود انہوں نے مانا ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ہاؤس کے ممبران کو اس طرح کے حوالے پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ نبی مانتے ہیں یا نہیں مانتے۔یہ انہوں نے بڑے واضح الفاظ میں مرزا ناصر احمد نے اپنی جرح کے دوران یہ بات کہی ہے کہ ہم انہیں نبی مانتے ہیں۔ لیکن کیا کہتے ہیں کہ وہ چھوٹے قسم کے، کبھی کہتے ہیں ظلی ہیں، کبھی کہتے ہیں بروزی ہیں۔ جاری ہے!!!

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... تبصرہ نگار: محمد وسیم اسلم

ہمارے دور کے چند علمائے حق: مؤلف: سید امین گیلانی ؒ: قیمت: درج نہیں: صفحات: ۳۵۲: ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان: رابطہ نمبر: 03226180738!

زیر تبصرہ کتاب ۱۹۶۳ء میں پہلی بار شائع ہوئی۔ کتاب کا نایاب ہونا اس کی اشاعت ثانیہ کا سبب بنا۔ نایاب کتب یا بزرگوں کے ارشادات وملفوظات شائع کرنے کے حوالہ سے ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان خود اپنی ایک پہچان رکھتا ہے۔ جو کسی قسم کے تعارف کا محتاج نہیں۔ طوالت کے خوف سے صرف اتنا عرض کروں گا کہ کتاب کتنی نایاب اور اہمیت کی حامل ہے اس کا اندازہ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی تقریظ پڑھنے کے بعد لگایا جاسکتا ہے۔ کتاب میں ملک پاکستان کی چار انقلابی شخصیات کا تذکرہ بترتیب موجود ہے: ۱...... حضرت مولانا حماد اللہ ہالیجوی ؒ، ۲...... حضرت مولانا احمد علی لاہوری ؒ، ۳...... حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری ؒ، ۴...... حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ۔ اس جدید ایڈیشن میں ہر چار حضرات کے تذکروں کے آخر میں ''اضافہ از ناشر'' کے عنوان سے اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ اسی طرح تذکرہ حضرت امیر شریعت ؒ کے آخر میں نواسہ حضرت شاہ جی ؒ سید کفیل شاہ بخاری کے قلم سے چند مزید واقعات منصۂ شہود پر آئے ہیں۔ جو تشنگی کے احساس کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی ؒ: مرتب: مولانا عبدالقیوم مہاجر مدنی ؒ: صفحات: ۳۶۸۔

زیر تبصرہ کتاب کو حافظ محمد اسحاق نے اپنے والد گرامی حضرت مولانا عبدالقیوم ؒ کی مشہور کتاب ''دینی دسترخوان'' سے اخذ کر کے جدید اضافہ جات کے ساتھ مکمل ومزین کیا ہے۔ کتاب تین ابواب پر منقسم ہے: ۱...... مبارک حالات، معمولات وواقعات، ۲...... حضرت مجدد الف ثانی ؒ کے اصلاح افروز مکتوبات سے انتخاب، ۳...... حضرت مجدد الف ثانی ؒ کے صاحبزادگان اور خلفاء کا تذکرہ وتعلیمات۔

سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ؒ: مرتب: حافظ محمد اسحاق: صفحات: ۵۱۲۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ کے ارشادات ومضامین سے حضرت حاجی صاحب ؒ کی سوانح، ملفوظات، تصنیفات، تعلیمات اور کرامات کو یکجا کیا ہے۔ کتاب میں حضرت سید الطائفہ ؒ کے خلفاء کی فہرست موجود ہے جو کہ کئی درجنوں پر محیط ہے۔ ان میں سے چند مشاہیر خلفاء کرام کے مختصر تذکرے

بھی کتاب کی زینت ہیں۔ ان مشاہیر خلفاء میں حضرت نانوتوی ؒ، حضرت گنگوہی ؒ، حضرت شیخ الہند ؒ، حضرت تھانوی ؒ اور حضرت مدنی ؒ موجود ہیں۔

اسلامی کلچر: مؤلف: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؒ: قیمت: درج نہیں: صفحات: ۳۶۸۔

برصغیر پاک و ہند کے عظیم محدث، شیخ عبدالحق دہلوی ؒ نے فارسی میں ایک کتاب تالیف کی۔ جس کو ''اسوۃ الصالحین'' کے نام سے موسوم کیا۔ اس کا اردو ترجمہ ہندوستان کے ایک بزرگ حضرت مولانا عبدالرحمن جامی ؒ نے ''آداب الصالحین'' کے نام سے شائع کیا۔ عرصہ دراز تک اسی نام سے کتاب شائع ہوتی رہی۔ اب مغربی تہذیب و کلچر کی یلغار کے سبب اسلامی کلچر کو فروغ دینے کے لئے نئے عنوانات و پیرا گراف قائم کر کے جدید ایڈیشن اضافہ جات کے ساتھ شائع کیا ہے۔ جس میں کھانے پینے کے آداب، نکاح کے آداب، اخوت و دوستی کے آداب اور سفر کے آداب ایسے سات ابواب قائم کئے گئے ہیں۔

ارشادات گنگوہی ؒ: مرتب: مفتی عبدالرؤف رحیمی: قیمت: درج نہیں: صفحات: ۲۳۲۔

زیر تبصرہ کتاب میں ہمہ جہت شخصیت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی ؒ کے ارشادات و ملفوظات کو یکجا کیا گیا ہے۔ ان کے ملفوظات یقیناً تعمیر اخلاق و کردار کا آئینہ دار ہیں۔ اسی لئے افادہ عام کے لئے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے۔ جو کہ ذخیرہ آخرت کا ایک بہترین سبب ہے۔

آسان جنت: مرتب: حافظ محمد اسحاق: صفحات: ۳۰۴: ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

دنیا میں آنے کے بعد ہر مسلمان کی تمنا اور آرزو ہے کہ اسے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد جنت کے حصول کا پروانہ تھما دیا جائے۔ لیکن اس خواہش کی تکمیل کے لئے انسان کو کن اعمال کی ضرورت ہے؟ یہ سمجھنے اور پھر اس پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ انہی مقاصد کے لئے زیر نظر کتاب ترتیب دی گئی ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ احوال جنت یعنی جنت کی سیر اور دوسرا حصہ اعمال جنت یعنی جن اعمال پر جنت کا وعدہ کیا گیا ہے، پر مشتمل ہے۔ تصوراتی دنیا میں پہلے حصے کا مطالعہ دنیا سے مستغنی کر دیتا ہے۔

کلمہ طیبہ کی حیرت انگیز تاثیر، فضائل و برکات: قیمت: درج نہیں: صفحات: ۳۶۸۔

دنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی اور جنت کے حصول کی کلیدی کنجی کلمہ طیبہ ہے۔ زیر نظر کتاب اپنے موضوع پر آٹھ رسائل کا مجموعہ ہے۔ جس میں شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی ؒ، مولانا محمد ادریس انصاری ؒ، حکیم الامت حضرت تھانوی ؒ، مولانا مسیح اللہ خان ؒ، مولانا محمد عمر پالن پوری ؒ اور مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کا ایک ایک رسالہ جب کہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب ؒ کے دو رسائل شامل ہیں۔ جو کہ اس موضوع پر تمام پہلوؤں کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔

نوٹ:...... شمارہ ہذا میں شائع ہونے والے تمام تبصرہ کتب کا ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان ہے!!

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

عشرہ تحفظ ختم نبوت

۷ستمبر۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا کی یاد میں حسب سابق امسال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ملک بھر میں عشرہ ختم نبوت عقیدت واحترام کے ساتھ منایا گیا۔ اسلام آباد، نوشہرہ، پشاور، کوہاٹ اور لاہور میں بڑے بڑے اجتماعات منعقد ہوئے۔ علاوہ ازیں چند پروگراموں کی مختصر رپورٹ درج ذیل ملاحظہ فرمائیں:

ختم نبوت کانفرنس پنوعاقل

۲ستمبر بروز اتوار کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد پنوعاقل میں ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت قاری خلیل الرحمن اٹڈھڑ اور زیر نگرانی حافظ عبدالغفار شیخ منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا محمد حسین ناصر، مولانا عبداللطیف اشرفی اور عالمی مجلس کے مرکزی رہنما مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان کے خصوصی بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد اور اساس ہے اور کوئی قادیانی یا قادیانی نواز اس بنیاد کو نہیں ہلا سکتا۔ موجودہ حکومت قادیانیت کی پشت پناہی سے باز رہے۔

ختم نبوت سیمینار شورکوٹ

۴رستمبر۲۰۱۸ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بعد نماز ظہر جامعہ عثمانیہ میں ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا حافظ محمد علی نے کی۔ جب کہ مولانا محمد ساجد مہمان خصوصی تھے۔ سیمینار سے دیگر علماء کرام کے علاوہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تفصیلی خطاب فرمایا اور ۱۹۷۴ء کی تحریک میں شامل قائدین، کارکنان، اسیران اور شہداء کو خراج تحسین پیش کیا۔

ختم نبوت کنونشن جھنگ

۵ستمبر کو مسجد و مدرسہ جامعہ اشرفیہ مومن آباد میں بعد نماز ظہر ختم نبوت کنونشن سید مصدوق حسین شاہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی شیخ الحدیث مولانا عبدالرحیم تھے۔ مولانا محمد اقبال شیروانی نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ کنونشن میں ایک صد سے زائد مشائخ عظام، علماء کرام، ائمہ مساجد وخطباء حضرات نے شرکت کی۔ مولانا غلام حسین، چوہدری شہباز احمد گجر اور مولانا محمد اسماعیل نے بیانات فرمائے۔

ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد

۶ستمبر بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد محمود ریلوے اسٹیشن فیصل آباد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث مکاتب فکر کے علماء کرام ومشائخ عظام نے خطابات کیے۔ تفصیلی بیان عالمی مجلس کے رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا۔ مقررین نے ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے کلیدی کردار مولانا تاج محمود ؒ اور دیگر قائدین کو خراج تحسین پیش کیا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے صاحبزادہ مبشر محمود، مولانا عبدالرشید سیال اور جناب عبدالرزاق سکا نے بھرپور کردار ادا کیا۔

یوم دفاع پاکستان وتحفظ ختم نبوت سیمینار بہاول پور

۶ستمبر ۲۰۱۸ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پریس کلب بہاول پور میں یوم دفاع پاکستان وتحفظ ختم نبوت سیمینار حاجی عبدالرحمن انصاری کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ سیمینار کا باقاعدہ آغاز قاری محمد مشتاق کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ حافظ محمد ابوبکر چغتائی نے ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ پیش کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا صاحبزادہ محمد صہیب نے سرانجام دیئے۔ سیمینار سے مولانا محمد اسحاق ساقی، مفتی محمد مظہر اسعدی، پروفیسر عون محمد، پروفیسر عبدالرحمن، مشتاق احمد وڑائچ ایڈووکیٹ، ظفر اقبال قانون دان، محمد سلیم بھٹی اور سابق ایم پی اے ڈاکٹر وسیم اختر نے خطابات کیے۔ مقررین نے کہا کہ ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے مرزائیوں کو کافر قرار دیا۔ جس طرح ملک کے دفاع کے لئے افواج پاکستان نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے۔ اسی طرح ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ختم نبوت کے پروانوں نے جان کی بازی لگائی۔ قادیانیوں نے آج تک پاکستان کے آئین کو تسلیم نہیں کیا۔ شرکاء سیمینار نے عہد کیا کہ ہم آخری سانس تک حضور ﷺ کی عزت وناموس کے لئے قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔

یوم دفاع پاکستان ویوم تحفظ ختم نبوت پروگرام ٹوبہ

۷ستمبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیر اہتمام ۶ستمبر یوم دفاع پاکستان اور ۷ستمبر یوم تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے قاضی فیض احمد اور مولانا عبداللہ لدھیانوی کی سرپرستی میں چک ۳۱۵ کالا پہاڑ، مرکزی جامع مسجد کپڑا بازار، ختم نبوت مسجد امامیہ کالونی، جامع مسجد عائشہ نیو ماڈل سٹی گوجرہ، جامع مسجد نیم والی کمالیہ، جامعہ امداد العلوم رجانہ، انوار القرآن طالبان کالونی، مرکز ختم نبوت پیر یا نوالا، جامع مسجد بلال ؓ غلہ منڈی سمیت ٹوبہ میں کئی مقامات پر پروگرام منعقد ہوئے۔ جس میں قاری نصراللہ انور، پیر جی عتیق الرحمن،

مولانا سعد اللہ، مولانا لطف اللہ، مولانا مجیب الرحمٰن، مولانا اسعد مدنی، مولانا ناصر عمران، قاری محمد سفیان، ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے بیانات کئے۔ مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے پاکستان کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرنے والوں اور ۱۹۷۴ء کی نیشنل اسمبلی پاکستان کے تمام پارلیمانی ممبران کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور اس مقدس دن کے احترام وخوشی میں تمام پروگراموں میں شرکاء میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ مزید ۷ ستمبر کے خطبات جمعۃ المبارک بھی کمالیہ، پیرمحل، سمندری، گوجرہ، ماموں کانجن، رجانہ، ٹوبہ و مضافات کی تمام مساجد میں یوم تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے دیئے گئے۔ الحمدللہ! یوں پورا ٹوبہ ختم نبوت کی صداؤں سے گونج اٹھا۔

یوم تحفظ ختم نبوت سیمینار وافتتاح ختم نبوت چوک ملتان

۷ ستمبر ۲۰۱۸ء بروز جمعۃ المبارک کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد اللہ اکبر بسم اللہ چوک معصوم شاہ روڈ میں حضرت مولانا منیر احمد جالندھری کی زیر صدارت ایک سیمینار بسلسلہ یوم تحفظ ختم نبوت منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد وسیم اسلم اور مولانا منیر احمد جالندھری کے خصوصی بیانات ہوئے۔ مقررین نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے ملک گیر تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے پس منظر کو بیان کیا۔ مزید کہا کہ ۱۹۷۴ء میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے سٹوڈنٹس پر تشدد کے بعد اکابرین ختم نبوت اور مسلمانان پاکستان کی طرف سے قربانیوں کا ایسا سلسلہ جاری ہوا کہ آج بھی کوئی مسلمان حضور ﷺ کی ختم نبوت، عزت وناموس کی خاطر اپنا تن، من، دھن سب کچھ قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔ مولانا منیر احمد جالندھری اور حافظ محمد طلحہ جالندھری کی کوششوں سے بسم اللہ چوک معصوم شاہ روڈ کے نزدیک ایک اہم چوک کا نام ”ختم نبوت چوک“ رکھا گیا۔ یوم تحفظ ختم نبوت سیمینار کے متصل نماز جمعہ کے بعد چوک کی پر وقار افتتاحی تقریب ڈاکٹر نصیر الدین کی صدارت میں منعقد کی گئی۔ مولانا محمد وسیم اسلم نے ختم نبوت چوکوں کی اہمیت پر مختصر گفتگو کرنے کے بعد دعا کرائی۔ تقریب میں حافظ محمد سعد جالندھری، حافظ محمد صہیب جالندھری، مولانا ولی محمد، ملک محمد عاشق، محمد اطہر، محمد الیاس شیخ، جاوید اقبال، شیخ محمد عاطف، واجد شوکت سمیت دیگر اہلیان علاقہ نے بھرپور شرکت کی۔ بعد ازاں اہل علاقہ میں مٹھایاں اور کولڈ ڈرنکس بھی تقسیم ہوئیں۔

یوم تحفظ ختم نبوت ریلی سرائے نورنگ

۷ ستمبر ۲۰۱۸ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے زیر اہتمام حسب سابق امسال بھی بعد نماز جمعۃ المبارک ۳ بجے ایک عظیم الشان ریلی نکالی گئی۔ جس کی قیادت حاجی امیر صالح خان، شیخ الحدیث مولانا حسین احمد، مولانا عبدالرحیم، مفتی ضیاء اللہ، مولانا محمد ابراہیم ادہمی، مولانا محمد طیب طوفانی، مولانا عمر خان اور صاحبزادہ امین اللہ جان نے کی۔ مختلف علاقوں سے لوگ قافلوں کی شکل میں جامع مسجد ضیاری

پہنچے۔ بعدازاں یوم تشکر ریلی پاسبان پلازہ نورنگ سے شروع ہوئی جو کہ بازار کے مختلف شاہراہوں پر سے گزری اور ختم نبوت چوک کے مقام پر جلسے کی صورت اختیار کر گئی۔ ریلی نے ختم نبوت زندہ باد اور پاکستان پائندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے۔ ریلی میں ہزاروں کی تعداد میں سکول، کالج اور دینی مدارس کے طلباء سمیت علماء، خطباء اور معززین علاقہ نے شرکت کی۔ ریلی کی سب سے خاص بات یہ تھی کہ تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کے مقامی قائدین اور کارکن یک آواز ہو کر شریک ہوئے۔ ریلی میں سیکورٹی کے فرائض مقامی پولیس کے ساتھ جے یو آئی کی ذیلی تنظیم انصار السلام کے رضا کاروں نے مولانا گل فراز شاکر کی نگرانی میں انجام دیئے۔ ریلی کو کامیاب اور تاریخ ساز بنانے کے لئے تقریباً ایک ماہ قبل تیاریاں شروع کی گئی تھی اور اس حوالے سے مختلف علاقوں میں ۸۰ چھوٹے بڑے پروگرامات کا انعقاد ہوا۔ ریلی میں صحافیوں نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ نیز سات ستمبر صبح ساڑھے چھ بجے یونین کونسل تترخیل میں ریلی نکالی گئی۔ جبکہ پانچ بجے شام یونین کونسل احمد خیل اور یونین کونسل عیسیٰ خیل میں بھی ریلیاں نکالی گئیں۔ اسی طرح نماز عشاء کے بعد یونین کونسل پہاڑ خیل میں جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ تمام ساتھیوں کی محنت کو قبول فرمائیں۔ آمین!

ختم نبوت سیمینار جام پور

۷ ستمبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب جامع مسجد حنفی جام پور میں ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا محمد اقبال نے کی۔ مہمان خصوصی مولانا محمد ابوبکر تھے جب کہ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے موضوع پر تفصیلی بیان مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا۔

یوم تحفظ ختم نبوت سندھ

۷ ستمبر ۲۰۱۸ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جمعۃ المبارک کو پورے سندھ میں مذہبی جوش و جذبے سے منایا گیا۔ سکھر کی مساجد میں مولانا محمد حسین ناصر، قاری جمیل احمد، مفتی عبدالباری، مولانا عبداللطیف اشرف، مفتی صفوان احمد و دیگر علماء کرام نے ۷ ستمبر کے تاریخ ساز فیصلہ کی روشنی میں خطبات جمعہ ارشاد فرمائے۔ بعد نماز جمعہ مدرسہ منزل گاہ سکھر سے پریس کلب تک تحفظ ختم نبوت ریلی بھرپور انداز میں نکالی گئی۔ جس سے سکھر شہر کے جید علماء کرام نے خطابات کرتے ہوئے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء پر روشنی ڈالی۔ سکھر کے علاوہ روہڑی، پنو عاقل، لاڑکانہ، کندھ کوٹ، میرپور ہرڑو، شکارپور سمیت متعدد شہروں میں ریلیاں نکالی گئیں۔ کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔

خطبہ جمعۃ المبارک خانیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خانیوال کے امیر مولانا عبدالماجد صدیقی خطیب جامع مسجد ایک مینار

والی، عشرہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں پشاور، نوشہرہ اور خیبر پختون خواہ کی دوسری کانفرنسوں کے لئے تشریف لے گئے۔ ان کی عدم موجودگی میں ۷ ستمبر کا خطبہ جمعہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ارشاد فرمایا۔

ختم نبوت سیمینار مظفر گڑھ

۸ ستمبر بروز ہفتہ بعد نماز ظہر جامع احیاء العلوم مظفر گڑھ میں ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مدرسہ کے مہتمم مولانا محمد عاصم نے کی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے اکابرین ختم نبوت اور ممبران قومی اسمبلی کو خراج تحسین پیش کیا۔

پپلاں اور خانقاہ سراجیہ میں درس ختم نبوت

پپلاں میانوالی کا مردم خیز قصبہ ہے۔ جہاں شاعر اسلام جناب خان محمد کنتر ؒ پیدا ہوئے اور آرام فرما ہیں۔ ۹ ستمبر کو بعد نماز مغرب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا۔ اگلے روز ۱۰ ستمبر کو حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد ؒ کے جامعہ میں صبح دس بجے تا گیارہ بجے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اساتذہ کرام وطلبا حضرات سے خطاب فرمایا۔

مولانا قاضی احسان احمد کراچی کا دورہ سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر کی دعوت پر قاضی احسان احمد ۶/اگست ۲۰۱۸ء کو سکھر تشریف لائے۔ بعد نماز عصر پنو عاقل میں مدرسہ کے طلباء سے بیان کیا۔ بعد نماز مغرب صالحانی گوٹھ جامع مسجد میں مولانا محمد حسین ناصر اور قاضی احسان احمد کا بیان ہوا۔ بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد پنو عاقل میں حافظ عبدالغفار شیخ، مولانا محمد حسین ناصر اور قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے۔ ۷/اگست کو بعد نماز ظہر جامعہ دارالعلوم سکھر میں قاضی احسان احمد نے طلباء کرام کو لیکچر دیا۔ بعد نماز عصر الفاروق مسجد سکھر میں مختصر بیان ہوا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد باب رحمت میں مفتی عبدالباری کی سرپرستی میں قاضی احسان احمد کراچی کا مفصل بیان ہوا۔

علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے اندرون سکھر شہر میں درجن سے زائد مساجد میں بیانات کر کے مقامی سطح پر یونٹ قائم کئے۔ سکھر کے علاوہ رستم سومرانی شریف، میرپور ہرڑو، روہڑی سمیت دیگر مضافاتی علاقوں میں بھی مقامی جماعتوں کے یونٹ قائم کئے گئے۔ ۱۷/اگست کو پرانا سکھر میں مولانا محمد حسین ناصر نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ بعد ازاں پریس کلب سکھر کے سامنے توہین آمیز خاکوں کے خلاف بھرپور احتجاجی مظاہرہ کیا۔ مظاہرے سے مولانا سعود افضل، مولانا محمد صالح انڈھڑ، مولانا محمد حسین ناصر سمیت دیگر علماء کرام نے بیانات کئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام نارنگ منڈی، شاہکوٹ اور شہر شیخوپورہ میں ختم نبوت کانفرنس

9 ستمبر بروز اتوار مدرسہ دارالعلوم حنفیہ مسجد محلہ فاروقیہ حیدری چوک نارنگ منڈی بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت مولانا محمد اسماعیل زیر نگرانی قاری محمد الیاس شاھد منعقد ہوئی تلاوت قاری محمد قاسم خطاب نعت حافظ حماد الرحمٰن قادری نے پیش کی۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مجلس لاہور کے سیکرٹری جنرل مولانا قاری علیم الدین شاکر، مبلغ ضلع شیخوپورہ مولانا محمد خالد عابد ودیگر علماء نے شرکت کی اور خطاب کیا۔مقررین نے عقیدہ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کی اہمیت کو بیان فرمایا۔

24 ستمبر بروز پیر بعد نماز مغرب ایک عظیم الشان تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس امدادالعلوم جڑانوالہ روڈ شاہکوٹ ضلع ننکانہ میں منعقد ہوئی۔کانفرنس مولانا ڈاکٹر مولانا میاں محمد اجمل قادری کی صدارت اور مفتی محمد تاج، قاری فاروق احمد کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔تلاوت قاری محمد عمر نعت سید سلمان گیلانی مولانا محمد قاسم گجر اور فرحان قادری نے پیش کی۔کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد کے استاذ الحدیث مولانا مفتی محمد اعجاز، مبلغ ضلع ننکانہ مولانا محمد خالد عابد، مولانا عبدالروف خالد، مسلک اہلحدیث کے ترجمان مولانا انعام اللہ بابر، مسلک بریلوی کے ترجمان مولانا ظفر اقبال نعیمی، مولانا عثمان بیگ فاروقی صاحب، مولانا شبیر احمد عثمانی ودیگر علماء نے خطاب کیا۔انتظامی معاملات کو قاری محمد احمد، مفتی سید احمد، مولانا غلام مصطفی صاحب مولانا محمد فرقان، قاری محمد رفیق، مولانا محمد طیب، قاری محمد اصغر نے بڑی ہی عمدگی سے نبھایا۔مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت وناموس رسالت کا تحفظ دینی فرض ہے،توہین رسالت مقدمات کے طریقہ اندراج کو مشکل سے مشکل ترین بنانا درحقیقت تحفظ ناموس رسالت قانون کو غیر موثر بنانا ہے غیور مسلمان ناموس رسالت قانون کیخلاف کسی بھی نئی یہودی وقادیانی سازش ہرگز برداشت نہیں کرینگے لہذا قانون ناموس رسات کو غیر موثر بنانے کا یہ نیا ترمیمی بل فوری واپس لیا جائے۔امت مسلمہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کے دور سے لے کر آج تک تحفظ ختم نبوت کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے اور منکرین ختم نبوت کا تعاقب کر رہی ہے، قادیانی اسلام اور مسلمانوں کا ٹائٹل استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دے رہیں ہیں۔آئین پاکستان کے مطابق کوئی قادیانی شعائر اسلامی استعمال نہیں کرسکتا۔حکومت قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنائے۔تحفظ ختم نبوت اور ناموس انبیاء کرام کے لیے عالمی سطح پر قانون سازی اہم ضرورت ہے اسلامی ممالک قانون سازی کے لیے اقوام متحدہ سے مشترکہ مطالبہ کریں، ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ آئین پاکستان کا تقاضا ہے حکومت اپنی آئینی اور قانونی ذمہ داری پوری کرے۔رات 1 بجے تک الحمدللہ کانفرنس جاری رہی کانفرنس میں سیاسی زعماء وکلاء تاجر برادری ڈاکٹر حضرات پروفیسر حضرات نے شرکت کی اختتامی دعاء ڈاکٹر محمد اجمل قادری نے کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس شیخوپورہ 23 ستمبر بروز اتوار بعد نماز مغرب جامع مسجد عیدگاہ میں بازار شیخوپور میں منعقد ہوئی۔زیر صدارت مولانا مشرف حسین۔زیر نگرانی چوہدری شفقت حسین۔تلاوت قاری عبدالرحمٰن۔نعت شاعر انقلاب ملک شہادت علی طاہر جھنگوی۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، معروف، خطیب وادیب مولانا حق نواز خالد فیصل آباد، مبلغ شیخوپورہ مولانا محمد خالد عابد کے بیانات ہوئے۔کانفرنس کے منتظمین سید تجمل حسین شاہ سید راشد حسین شاہ محمد اجمل گادی محمد عقیل محمد حسنین محمد عرفان تھے۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس منڈی بہاؤالدین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع منڈی بہاؤالدین کے زیر اہتمام 26 ستمبر بروز بدھ بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد ریلوے روڈ میں بڑے تزک واحتشام سے منعقد ہوئی۔کانفرنس کی صدارت خانقاہ سید احمد شہید کے سجادہ نشین خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینیؒ محترم پیر میاں محمد رضوان نفیس صاحب نے کی۔کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے خطاب کیا۔مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تا قیامت ختم نبوت کے ترانے گونجتے رہیں گے۔تمام آسمانی مذاہب والے اپنے نظریئے کے مطابق ختم نبوت کے قائل ہیں لیکن حقیقت میں ختم نبوت کا تاج نبی آخر الزمان ﷺ حضرت محمد ﷺ کے سر پر سجا۔ملکی آئین میں موجود اسلامی دفعات بالخصوص ناموس رسالت اور ختم نبوت کا قانون اس میں تبدیلی عالمی قوتوں کا مذموم منصوبہ ہے جو اپنے ایجنٹوں کے واسطے سے سازشیں کرتے اور کرواتے رہتے ہیں لیکن ان کا یہ مذموم منصوبہ کبھی بھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا۔امت مسلمہ ناموس رسالت اور ختم نبوت کے قانون میں ایک نقطے کی ترمیم بھی برداشت نہیں کرے گی۔موجودہ حکومت متفقہ قوانین میں ترمیم کے سلسلے میں سابقہ حکومتوں کے برے انجام سے سبق سیکھے۔اس قانون میں ترمیم کرنے والے خود بدل کر نمونہ عبرت بن گئے مگر قانون میں ایک حرکت کی تبدیلی بھی نہ ہوسکی اور انشاء اللہ جب تک دم میں دم ہے یہ تبدیلی نہیں ہوگی اور نہ کرنے دیں گے۔موجودہ حکومت کا میاں عاطف کو اقتصادی کمیٹی سے برطرف کرنا مستحسن اقدام ہے۔مولانا اللہ وسایا نے حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کا واقعہ عام فہم انداز پیش کیا تو مجمع عش عش کر اٹھا۔واقعہ کے ضمن میں نزول عیسیٰؑ کا عقیدہ بھی بیان کیا گیا۔مولانا اللہ وسایا کے تاریخی خطاب میں مجمع میں ختم نبوت کے نعرے لگتے رہے اور مولانا اللہ وسایا نے خود بھی نعرے لگا کر مجمع کو خوب گرمایا۔مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزائی اپنی حیثیت کو تسلیم کریں ۔مرزائی اندرون اور بیرون ملک میں اسلام کا ٹائٹل استعمال کر کے اسلام اور پاکستان کو بدنام کر رہے ہیں۔حکومت ان کی ارتدادی سرگرمیوں کے خلاف سخت قانونی کاروائی کرے۔آج جو مسلمان کو دین کے ہر شعبے میں رہنمائی مل رہی ہے تو یہ آقا مدنی ﷺ کی ختم نبوت کا صدقہ ہے۔کانفرنس میں معروف ثناخوان مولانا محمد قاسم گجر نے انتہائی خوبصورت انداز میں نعتیہ کلام بالخصوص اہل بیتؓ کی شان میں اشعار پیش کر کے سماں باندھ دیا اور مجمع سے خوب داد سمیٹی۔پروگرام کی نقابت روزنامہ اسلام ضلع منڈی بہاؤالدین کے بیورو چیف محمد مسعود حجازی نے کی۔کانفرنس میں ضلع بھر سے تمام طبقات نے بھرپور شرکت کی۔تمام شرکاء کو 25،26 اکتوبر بروز جمعرات کو چناب نگر میں ہونے والی عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔کانفرنس کی بھرپور کامیابی پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع منڈی بہاؤالدین کے سرپرست مولانا عبدالماجد شہیدی،ضلعی امیر قاری عبدالواحد اور مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم سیوطی کو خراج تحسین پیش کیا گیا بالخصوص مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم سیوطی کی کانفرنس کی کامیابی کے لئے انتھک دعوتی اور اشتہاری مہم کو خوب سراہا گیا۔

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے زیرِاہتمام

1999 سے پاکستان میں جاری کردہ
اب دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے

مُفت

ختمِ نبوّت خط وکتابت کورس

0333-5126313

خوشخبری

سکول وکالج کے طلباء وطالبات اور
عوام النّاس کے لئے سُنہری موقع

داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر نام، تعلیمی قابلیت، پتہ (پوسٹل کوڈ) آخر میں دیئے گئے پتہ پر ارسال کریں ایک خط میں ایک درخواست دیں، اگرکسی وجہ سے کورس میں تاخیر ہو جائے تو دو ماہ کے بعد دوبارہ خط لکھیں

گھر بیٹھے بذریعہ خط وکتابت

بیرون پاکستان سے اس نمبر پر whatsapp کریں
+92 333 51 26 313

عقیدہ ختم نبوت، حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام، ظہور حضرت مہدی رضی اللہ عنہ، خروج دجال

اور موجودہ دور کے فتنوں کے متعلق معلومات حاصل کریں ۔کورس کی تکمیل پر ایک خوبصورت سند اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کیلئے خصوصی تحائف

ختم نبوت خط وکتابت کورس پوسٹ بکس نمبر 1347 اسلام آباد